چور چوری سے گیا

عمیمہ مکرم

بھیا جی۔۔ چلیں نہ کہیں بڑا ہاتھ مارتے ہیں۔۔۔ یہ کڑوی ہوٹل کی دال کھا کھا کر نہ اب میرا پیٹ بھی "خراب ہو گیا ہے۔"

بلال ارف بلو منہ بنا کر بولا تین دن سے وہ لوگ ہوٹل کی چنے کی دال کھا رہے تھے۔۔۔ اور بلو جو کھانے کا شوقین تھا۔۔ ہوٹل پر دال لینے جاتے وقت جو وہاں مزے مزے کے کھانے کی خوشبو سونگھتا تھا۔۔ وہ اپنے نئے باس کو گالیوں سے نوازتا تھا جو چار دن سے ایک لڑکی کے خوابوں میں کھوئے اسے تلاشتے رہتا تھا اور اپنا کام چھوڑ کر بیٹھا تھا۔۔۔

"ارے چھوڑ بلو جب سے اسنے وہ کنچی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا ہے اس کا دماغ چل گیا ہے۔۔۔ "

یہ ریحان ارف ہانی تھا۔۔۔ جو اسی بات پر اب تک تپا تھا۔۔۔

کے دو مہینے پہلے پولیس سے بچانے کی وجہ سے نا تو اس انسان کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا بلکہ اپنا باس بھی بنا لیا تھا۔۔۔۔

ارے میرے کلیجے کے ٹکڑوں عشق میں کیا دال کیا قورمہ بس محبوب کی شکل دکھنی چاہیے پیٹ خود "
"با خود بھر جاتا ہے۔۔۔

چارپائی پر لیٹا اسد کھلے آسمان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

وہ لوگ ایک نیچے طبقے کی بستی میں ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہ رہے تھے۔۔ جہاں ٹین کی چادر کی چھت تھی۔۔۔ پھر سحن میں ایک چوٹا سا باتھروم جسکے دروازے پر زنگ لگنے کی وجہ سے وہ نیچے سے جھڑ رہا تھا۔۔۔

اور ایک کونے میں ٹوٹا پھوٹا کچن۔۔۔

عشق کے مریض آپ ہیں اسد میاں دیدار سے آپکا پیٹ بھرے گا ہمارا نہیں۔۔ ہم تو فاقے کرتے "
"کرتے مر جائینگے۔۔ اور یقین کرو تم بھی ساتھ ہی مروگے۔۔۔

ہانی جل کر بولا کیونکہ دال کھا کھا کر اب اسکا پیٹ بھی دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔

بھیا جی بھابھی پڑی لکھی اور اچھے امیر گھر کی لگتی ہیں۔۔ "

اب اگر آپکو انکو پٹانا ہے تو اچھے کپڑوں اور جوتوں کی ضرورت ہوگی۔۔ اور اگر بھابھی پٹ گئیں تو گفٹ شفٹ بھی تو دینا ہوگا نہ اس کے لیے بھی پیسے چاہیے ہونگے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو آج ایک بڑا ہاتھ مار لیتے ہیں تمہارا بھی بھلا اور ہمارا بھی۔۔۔

بلو کی چالا کی پر ہانی نے آئبرو اچکا کر اسے دیکھا کے اسکا دماغ اتنی تیزی سے کیسے چل رہا ہے۔۔ پھر فورا سے غلط خیال درست ہوا۔۔ یہ اتنی تیز تیز دماغ نہیں پیٹ چل رہا تھا۔۔۔

"ہمم بات تو ٹھیک ہے چلو میں نے ایک گھر دیکھا ہے آج بڑا ہاتھ مارتے ہیں۔۔ "

وہ بول کر چارپائی سے اٹھ گیا اسکو اٹھتا دیکھ بلو اور ہانی بھی فورا اٹھ گئے۔۔۔

"بول۔۔ impress اور تمیز سے بات کیا کر بھابھی ہیں تیری یہ پٹانا وٹانا کیا ہے۔۔۔ "

اسد بلو کی گدی پر ایک چپت لگاتے بولا۔۔۔

وہ کیا ہے نہ وہ تمہاری طرح پڑھا لکھا جاہل نہیں ہے۔۔ اوہ سوری میرا مطلب پڑھا لکھا چور نہیں ہے۔۔۔"

..بول کے ہانی فورا باہر نکل گیا۔۔ اسکے پیچھے بلو اور اسد بھی نکل گئے۔۔

* * * * * * * * * * * * * *

"تمہیں پتا بھی ہے یہ کس کا گھر ہے؟"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی سینے پر ہاتھ باندھے اپنا رخ اسد کی جانب کیے۔۔

اس سے یہ تین منزلہ گھر کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر بلو تو بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

بڑا گھر مطلب زیادہ مال۔۔۔

"ہاں پتہ ہے بیچ والے پورشن میں ڈی اس پی رہتا ہے ابھی شفٹ ہوا ہے یہاں۔۔۔ "

انگڑائی لیتے اس نے اتنے آرام سے بتایا کے بلو اور ہانی اسے منہ کھولے دیکھنے لگے۔۔

وہ لوگ چور تھے پر کوئی پروفیشنل چور نہیں جو پولیس والوں کے گھر پر ہاتھ مارتے۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ میں یہاں ہرگز چوری نہیں کرونگا۔۔۔۔مانتا ہوں عزت نہیں ہے "

"پر جان ہے جو مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔

رومی غصے سے کہتا پلٹنے لگا جب بلو نے اسے ہاتھ پکڑ کے روکا۔۔۔

"" بھیا جی ایک کام کرو آپ جا کر آؤ ہم یہیں انتظار کرتے ہیں۔۔۔ "

اپنے گٹکے سے بھرے دانتوں کی نمائش کرتا وہ کھسیانی ہنسی ہنسا۔۔۔اس کے دانت دیکھ کر اسد کو ابکائی آئی اسلیے وہ منہ پھیر گیا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"chindi chor.... تم لوگ سالے ہو ہی "

اسد بدمزا ہوتا گھر میں گھسنے لگا جب ہانی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے پلٹایا۔۔۔

"کیا مطلب چندی چور۔۔؟ "

وہ اسد سے تیکھے تیوروں سے پوچھ رہا تھا۔۔ بلو کے لیے تو ایسے الفاظ وہ برداشت کر سکتا تھا پر اپنے لیے بلکل نہیں آخر اسنے بھی بارویں جماعت پڑھ رکھی تھی۔۔۔

جسکے منہ تو بلو کا بھی بنا تھا

اوہو ڈیئر۔۔۔ چندی چور کی فل فارم ہے۔۔۔"

C for cute...

H for Honest..

I For Intelligent ...

N for Neutral ...

D for Dangerous and decent ...

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

I for innocent ....

...

Chor

" میں نے تو تعریف کی ہے یار

اسکی اتنی لمبی انگریزی تعریف جو بلو کو بلکل سمجھ نہیں آئی تھی لیکن وہ پھر بھی خوش ہو گیا۔۔۔۔

جب کے ہانی بھنویں اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"اوہ اچھا اسکا مطلب تم بھی پھر چندی چور ہو۔۔۔ "

رومی نے بھی ہاتھ جھاڑے وہ کب پیچھے رہتا تھا۔۔۔

"نہیں میں ابھی تم لوگوں کی طرح اچھا اور خاص نہیں بنا۔ میں بس سمارٹ چور ہوں۔۔۔ "

معصوم سی شکل بنائی جسے بلو دیکھ کر افسوس سے ہاں میں سر ہلانے لگا۔۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ اسد احساس کمتری میں مبتلا ہے۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔ پھر میں سمارٹ کی فل فارم بتاؤں تمہیں؟ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ اسنے ایک ایک گالی سوچ رکھی تھی۔۔۔

نہیں ابھی ٹائم تھوڑا کم ہے پھر کبھی۔۔۔ ویسے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے فل فارم پتا "

ہے۔۔۔

اب دیر مت کرو۔۔۔

ڈی ایس پی کے گھر میں چلا جاتا ہوں۔۔۔

"تم سب سے اوپر جاؤ اور بلو تم سب سے نیچے۔۔۔۔۔

"اور اگر پھنسے تو؟ "

ہانی اب بھی راضی نہیں تھا اب کے اسد نے اسے سنجیدگی سے دیکھا جو اسے اب غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

"ویسے پکڑے نہیں جائینگے اور اگر پکڑے گئے تو تم لوگ بھاگ جانا۔۔۔ میں سب سنبھال لونگا۔۔۔ "

ہاں بھیا جی ٹھیک کہہ رہے ہیں پہلے بھی تو انہوں نے بچایا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی بہت بھوک لگ رہی "

"ہے۔۔ اتنا بڑا گھر ہے کچھ تو اچھا بنا ہو گا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی کے کوئی بھی اعتراض کرنے سے پہلے بلو نے ہامی بھر لی کیونک اب اس میں بھوک برداشت کرنے کی سکت نہیں تھی۔۔۔

اب تو میں ہرگز نہیں جوئنگا۔۔ "

یہ بھوک کی وجہ سے ہی پہلے مرے تھے بھکڑ نے کچن میں برتن گرادیے تھے۔۔۔۔

" بلکل بھی نہیں بھئی

ہانی نے ہاتھ جھاڑتے اب تو صاف انکار کر دیا۔۔

بلو نام کی شہہ پر اسے بلکل بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

اسد نے پہلے بلو کو دیکھا پھر ہانی کو۔۔۔

"بلو اگر تم نے ایسا کچھ بھی کیا تو قسم سے منہ باقی نہیں رہے گا آئندہ کچھ کھانے کے لیے۔۔۔ "

"اچھا بھیا جی۔۔۔ "

رونی صورت بنا کے اس نے حامی بھری۔۔۔۔

بلو دیکھ جب بہت سارا مال ہاتھ لگے گا نہ تو پھر تم روز بہتنت سارا کھانا کھا سکتے ہو۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن اگر یہاں کھانے پر ہاتھ صاف کرنے کا سوچا تو باقی چیزوں پر نہیں کر پائیں گے۔۔۔

"اوکے بھیا جی۔۔۔"

میں تو یہ سوچتا ہوں سارا کھانا آخر جاتا کہاں ہے۔۔ "

"ہوٹل کی کڑوی دال بھی آئے تو یہ کمینہ چار روٹیاں کھا جاتا ہے پر ہے تیلی کا تیلی۔۔۔

یہ بات ہانی کو سب سے زیادہ بری لگتی تھی۔۔۔

اسد نے ہانی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

انداز صاف تھا کہ بھئی اب چلنا ہے یہ نہیں۔۔؟ یا اور کوئی اعتراض؟۔۔۔

جواب میں ہانی منہ بنا کے ان سے پہلے ہی گھر کی دیوار پھلانگنے لگا۔۔۔

اور پھر ایک ایک کر کے سارے گھر کی دیوار پھلانگ کے اندر کود گئے۔۔

اور پھر ہانی سب سے اوپر والے گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

بلو نیچے والے اور اسد بیچ والے۔۔۔۔

* * * * * * * * * * * * *

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد ایک کمرے کی کھڑکی سے اندر کودا

پاؤں میں وکوئی نوکیلی چیز چبھی۔۔۔

نیچے جھک کر اسنے دیکھا تو وہ ٹاپس تھا۔۔۔

غصے سے وہ ٹاپس پھینکنے لگا جب سامنے بیڈ پر نظر پڑی۔۔۔

نائیٹ بلب کی روشنی میں وہ گرمی میں بھی کمبل اوڑھے سو رہی تھی۔۔۔

اسد نے پہلے اسے دیکھا اور اپنے ہاتھ میں موجود ٹاپس کی۔۔۔

"اوہ تو یہ ڈی ایس پی کی بیٹی ہے انٹرسٹنگ۔۔۔کام آسان ہو گیا۔۔۔"

وہ وہی کنچی آنکھوں والی لڑکی تھی جسے اسنے کالج کے باہر دیکھا تھا۔۔۔

اسد آگے بڑھا اور اسکے بیڈ کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔

اور پھر ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود ٹاپس کو دیکھا۔۔۔

ارادہ اب اپنا انٹرو کروانے کا تھا۔۔

ہاتھ میں موجود ٹاپس اسکے بازو پر چبھایا۔۔۔جو کمبل سے باہر تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگر اتنی زور سے نہیں چھپایا تھا تو اتنے ہلکے بھی نہیں چھپایا تھا کے وہ نیند سے نہ اٹھے۔۔ پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

اسد نے آئبرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا پورا اندر گھسا دوں۔۔۔؟ "

اسنے ٹاپس کو دیکھ کے سوچا۔۔۔

"نہیں امپریشن اچھا نہیں پڑیگا۔۔۔ """

اپنے ارادے کو جھٹک کر اسنے ٹاپس اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔

یہ تک نہیں سوچا کہ اتنی رات کو اسی کہ گھر میں اسی کے کمرے میں اپنا انٹرو کروانے سے کتنا خراب امپریشن بیٹھے گا۔۔۔

اس نے سوتے ہو ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔

اسکا دل کیا وہ دیکھتا چلا جائے پر کام ابھی کچھ اور تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چلو سلیپنگ بیوٹی گھر اور کمرا دونوں معلوم ہو گئے ہیں بعد میں ملاقات ہو گی۔۔ ابھی کچھ ضروری کام ہے۔۔۔"

ایک آخری نظر اس پر ڈال کر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔

****

"چل بلو آج اچھے سے صفایا کرنا ہے۔۔۔ کونسے کمرے سے شروع کروں؟؟؟ "

وہ سوچ ہی رہا تھا جب اسکی نظر کچن کی جانب اٹھی۔۔۔

اپنے دل کو مضبوط کر کے پیٹ کی بات کی نفی کی۔۔۔

پیٹ مسلسل اکسا رہا تھا کہ پانچ منٹ لگیں گے بہت بھوکے ہو کھالو۔۔۔

اسنے اپنے ارادے پختہ کیے اور وہاں سے دوسرے کمرے کی جانب قدم اٹھا دیے۔۔۔

اور پھر اپنی پیٹ کی آواز تیز محسوس کی تو مضبوط ارادوں کو آگ لگا کر وہ جلدی جلدی کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کچن میں قدم رکھتے ہی اسنے جلدی سے لائٹ کھولی اور پھر جلدی سے فریج میں گھسا اور فریج کا دروازہ کھلتے ہی پیٹ کی آنتوں پر ٹھنڈ پڑھ گئی۔۔۔

سامنے ہی ایک ڈبے میں بریانی اور ایک ڈبے میں نہاری رکھی تھی۔۔

اور پیچھے کٹی ہوئی پیاز۔۔۔

اور نیچے آؤ تو مانو من کی مراد پوری ہوئی تھی۔۔۔

ایک کانچ کی پلیٹ میں کیک کے پیس رکھے تھے۔۔۔

پانچ منٹ تک تو وہ مبہوت سا دیکھتا رہا پھر جیسے ہی ہوش میں آیا۔۔

جلدی جلدی سب باہر نکالا اور

بنا پلیٹ لیے اسی میں شروع ہو گیا۔۔۔

آدھا پیٹ بریانی کھانے کے بعد وہ نہاری کے لیے روٹی دیکھنے لگا۔۔

اب اسکی نظریں کچن میں چاروں طرف ہاٹ پاٹ تلاش رہی تھیں جب اسے محسوس ہوا کچن کے دروازے پر کوئی کھڑا ہے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسنے بیٹھتے دل سے پیچھے دیکھا تو وہاں ایک ادھیڑ عمر عورت حیرت سے منہ کھولے کھڑی اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور پھر بلو کے دیکھتے ہی اسکی چور چور کی چیخیں بلند ہو گئیں۔۔

چیخیں اتنی شدید تھیں کے پورا گھر پل میں اٹھ گیا۔۔

بیچارا بلو ہڑبراہٹ اور پریشانی میں سوچ ہی نہیں پا رہا تھا کے کیا کرے۔۔۔

بریانی نہاری اور کیک سب بھول گئے تھے۔۔۔

جب چور چور کی آوازیں بلند ہوئیں تو اوپر نیچے والے سب اٹھ گئے۔۔۔

اوپر ڈی ایس پی جیسے ہی چشما پہنتے کمرے سے باہر نکلے انکی نظر دوسرے کمرے سے نکلتے اسد پر پڑی جو ابھی چور چور کی چیخیں سن کے غصے میں نکلا تھا اسے بلو پر شدید غصہ آیا تھا وہ جیسے ہی باہر نکلا ڈی ایس پی اسے گھور رہے تھے۔۔۔اور اسکے دیکھتے ہی اسے جھنپٹ لیا۔۔۔

اتنے میں انکی بیوی بھی ڈوپٹا اوڑھ کے باہر آئی اور اپنے گھر میں چور کو دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

ڈی ایس پی اسے کھینچتے نیچے لیکر گئے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنے میں انکے اوپر والے بھی جاگ کر نیچے پہنچ چکے تھے۔۔۔

سب سے نیچے والا گھر مسٹر آبد کا تھا جو پرائیویٹ یونی میں لیکچرار تھے انکی وائف مسز آبد سرکاری کالج کی ٹیچر۔۔انکے دو بیٹے تھے ایک اسکول میں تھا اور دوسرا کالج میں۔۔۔

اسکے اوپر ڈی ایس پی محمود اور انکی فیملی رہتی تھی جو کچھ عرصے پہلے ہی انکے ٹرانسفر پر یہاں شفٹ ہوئے تھے۔۔۔انکی ایک بیٹی تھی رحمہ جو سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈینٹ تھی۔۔

اور سب سے اوپر انوار سفدر اور انکی وائف۔۔۔۔۔

ڈی ایس پی محمود اسد کو کھینچتے ہوئے نیچے لائے۔

اور انکے ساتھ کھینچتا ہوا اسد سوچ چکا تھا کہ اگر اس نے جیسا سوچا ویسا ہوا تو بلو کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔۔

جب وہ نیچے آئے تو اسکی توقع کے مطابق بلو کچن میں سب کے بیچ گھرا حیران پریشان کھڑا تھا۔۔۔

شاید مسٹر آبد سے دو تین تھپڑ پڑ چکے تھے۔۔۔۔

"اوہو تو تم لوگ گینگ ہو۔۔مل کر چوریاں کرتے ہو۔۔۔؟"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈی ایس پی محمود کی بات پر سب نے انکے ساتھ کھڑے اسد کو دیکھا وہ دیکھنے میں چور نہیں لگتا تھا پر حلیہ چوروں والا ہی تھا۔۔۔

"نہیں صاحب اسکو دیکھیں اور مجھے ہم کہاں سے ایک ٹیم کے لگتے ہیں آپکو۔۔۔ اپنا بھی اسٹینڈرڈ ہے۔۔۔"

"ارے تم تو وہی گونگے ہو نہ جو یہاں سے تھوڑا دور سگنل پر بھیک مانگتا ہے۔

اسد کی بات سنتے ہی بلو کی جان میں جان آئی۔۔

ایک بار پھر اس کے بھیا جی نے اسے بچا لیا تھا۔۔

"آآآاااا"

بلو نے بھی اپنی اداکاری شروع کرکے اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔۔

انداز ایسا کے ظالم سے ظالم انسان کو رحم آجائے۔۔

"تو تم چور نہیں ہو۔۔"

ڈی ایس پی محمود نے آنکھیں سکیڑ کر اپنے سامنے کھڑے بلو کو دیکھا جو معصوم شکل بنائے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

" تو یہاں کیا کر رہے ہو پھر "

ایک اور سوال۔۔۔

" آ آ۔۔۔ آااا آ "

منہ سے گونگوں کی آواز نکالتا وہ سچ میں گونگا لگ رہا تھا۔۔

اسد کا تو دل کیا اسکا سر پھاڑ دے خود تو پھنسا اسے بھی پھنسوا دیا۔۔

اسکے کھانے کی طرف اور پیٹ پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتانے پر ڈی ایس پی محمود سمجھ گئے وہ بھوکا ہے اور کھانا چرانے آیا ہے۔۔

"چلو پھر جاؤ یہاں سے اور آئندہ اگر ایسے چوری کرتا دیکھا نہ تو حوالات میں ڈال دونگا۔۔ "

ڈی ایس پی زمان کے بولنے پر وہ وہاں سے جانے لگا جب مسز عابد نے اسے روکا۔۔

"رکو یہ کھانا لے جاؤ اور آئندہ چوری نہیں کرنا "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انکی بات سنتے ہی بھکڑ بلو کی باچھیں کھل گئیں۔۔۔

اور اسکو اس طرح دیکھ کر اسد کے سینے پر سانپ لوٹ گئے۔۔

"ایسے کیسے چوری تو چوری ہوتی ہے سر پھر کھانے کی ہو یا زیور کی اسے بھی جیل میں ڈالیں۔۔"

اسد کے بولنے پر بلو نے اسے صدمے سے دیکھا ابھی بچا رہا تھا اور ابھی پھنسوا بھی رہا ہے۔۔۔

لیکن ڈی ایس پی محمود کے جانے کے اشارہ کرنے پر وہ کھانے کی تھیلی ہاتھ میں پکڑے نکلنے لگا۔۔ لیکن بیڑا غرق ہو اس زبان کا جو ہمیشہ کام خراب کرتی ہے۔۔

"ارے بھیاجی وہ دیکھیں وہی کنچی آنکھوں والی لڑکی۔۔"

بلو کے بولنے پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں رحمہ آنکھیں پھاڑیں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔ اور پھر سب نے بلو کو دیکھا۔۔۔ لیکن بلو نے سب کی جگہ اپنے بھیاجی کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔۔

بلو تھوک نگل کے رہ گیا۔۔ پولیس سے بچ جائے گا لیکن اب بھیاجی سے کون بچائے گا۔۔۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رومان صاحب میرا اللہ کے بعد صرف اور صرف آپ پر بھروسہ ہے۔۔۔مجھے میرے بیٹے کا "

انصاف چاہیے۔۔۔"

وہ ادھیڑ عمر آدمی اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا جسے رومان شاہ نے سرعت سے تھام کر نیچے کیا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں نے پہلے بھی آپکو منع کیا ہے اس طرح مت کیا کریں۔۔۔ "

رومان کو اسکا ہاتھ جوڑنا گوار گزرا تھا۔۔

وہ کتنا بھی سخت ہو پر سینے میں دھڑکتا دل اب بھی موم تھا۔۔

آپکی جتنی فیس ہے میں اتنی تو نہیں دے سکتا پر آپ میرا گھر رکھ لیں۔۔میرا کل اثاثہ انہوں نے "

چھین لیا مجھے بس میرے بیٹے کو انصاف دلا دیں۔۔۔"

مسٹر ساجد آپ اگر اپنے جیسے 10 گھر بھی دیں تب بھی رومان شاہ کی فیس ادا نہیں کر سکیں گے۔۔۔ "

لیکن اس کیس میں۔۔میں نے پیسوں کے لیے ہاتھ ڈالا ہی نہیں ہے۔۔یہاں بات میرے ضمیر کی اور

میرے دل کی لالچ کی ہے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ جس کیس میں رومان شاہ ہاتھ ڈال دے پھر جیت رومان شاہ کا مقدر ہی بنتی ہے۔۔۔"

یہ رومان شاہ تھا۔۔۔

عالمگیر شاہ کا اکلوتا بیٹا اور انکی وراثت کا اکلوتا وارث۔۔۔۔

اپنے باپ کے مرنے کے بات رومان شاہ نے سب سنبھالا اور اب وہ بزنس کی دنیا میں پہچانے جانے والا ایک اونچا نام تھا۔۔۔

پر وہ کبھی میڈیا پر نہیں آیا تھا۔۔

لوگ اسے نام سے جانتے تھے پر چہرے سے ناواقف تھے۔۔۔

نامور بزنس مین کے علاوہ بھی رومان شاہ کی ایک پہچان تھی جو اسے وراثت میں نہیں بلکہ اپنی خود کی وجہ سے ملی تھی۔۔۔

وہ ایک ماہر وکیل تھا۔۔۔

وہ بہت کم کیس میں ہاتھ ڈالتا تھا اسکی دو وجہ تھیں۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پہلی یہ کہ اسکی فیس بہترین سے بہترین وکیل سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔ہر کوئی اس کی فیس نہیں افورڈ کر سکتا تھا۔۔۔اور دوسری وجہ یہ کہ وہ کیس لڑنے سے پہلے کیس سٹڈی کرتا تھا اور مجرم کا کیس کبھی نہیں لڑتا تھا۔۔۔وہ صرف ملزم کا کیس لڑتا تھا۔۔۔ملک کی بڑی بڑی شخصیات اس سے اپنا کیس لڑوانا چاہتی تھیں پر رومان شاہ اپنے اصولوں کا پکا تھا۔۔۔

اور زیادہ تر ملزم غریب ہی ہوتے تھے جو رومان شاہ کی فیس افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔لیکن جس کیس میں رومان شاہ ہاتھ ڈالتا تھا تو پھر مقابل پہلے ہی سمجھ جاتا تھا کہ اب وہ جو کر لے کیس نہیں جیت سکتا۔۔۔

کافی بار اس پر جان لیوا حملے بھی ہوئے جس کی وجہ اسکی کم عمر میں بڑھتی کامیابی بھی تھی اور کچھ ان نامور شخصیات کی طرف سے جو رومان شاہ کی وجہ سے کیس ہارے اور انہیں کوئی بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔۔

"میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھولونگا۔۔۔"

"آپ اپنا احسان اتار سکتے ہیں۔۔۔"

رومان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے سکون سے کہا اسکی سیاہ آنکھیں بھی اسکے ہونٹوں کے ساتھ مسکرائیں تھیں۔۔۔

اسکی آنکھوں میں جیت کی چمک تھی جو کوئی بھی بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

"کیسے؟"

انکو پوچھتے ہوئے ڈر بھی لگا تھا کہ کہیں رومان شاہ کچھ ایسا نا مانگ لے جو انکے پاس دینے کو ہو ہی نہ۔۔۔۔

"بس آپ کی دعائیں چاہیے۔۔۔"

اسکی دعائیں مانگنے پر ساجد صاحب کی آنکھوں سے آنسو گرے وہ روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئے۔

****

ڈی ایس پی محمود نے پولیس وین منگوائی تھی۔۔۔

اسد اور بلو کو اندر بٹھا کے وہ خود بھی اندر بیٹھ گئے۔۔۔

بلو کو اپنے اوپر اپنے بھیاجی کی نظریں خوب محسوس ہو رہی تھیں وہ نہ دیکھتے ہوئے بھی بتا سکتا تھا کے وہ آنکھوں سے ہی اسکا قتل کر رہا ہے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنے میں پولیس وین کسی کھڈے میں سے گزری تو اندر بیٹھے لوگوں کو ہلکہ سا جھٹکہ لگا۔۔۔

جس پر اسد کہ منہ سے سی کی آواز نکلی۔۔۔

ران پر کچھ زور کا چبھا تھا۔۔۔

اسنے جیب کے اوپر سے ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ رحمہ کا ٹاپس تھا۔۔۔جو اسنے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔

اسے نئے سرے سے غصہ آیا یہ اسے دوسری بار چبھا تھا۔

اسکی تیڑھی میری تکلیف سے بگڑتی شکل پر بلو نے ہنسی دبائی پر اسد اسکی ہنسی محسوس کر چکا تھا۔۔۔

اسنے کڑی تیوریوں سے بلو کو گھورا پر بے کار کیونکہ بلو تو دلہن بنا بیٹھا تھا اسنے قسم کھائی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے نظر نہیں اٹھائے گا۔۔۔

گاڑی پولیس اسٹیشن کے آگے رکی دو حولداروں نے بلو اور اسد کو کالر سے پکڑ کے وین سے اتارا اور اندر لے جا کر دونوں کو الگ الگ جیلوں میں بند کر دیا۔۔۔

انکو بند کر کے ڈی ایس پی اپنے آفس میں چلے گئے پھر کچھ دیر بعد واپس گھر کے لیے نکل گئے۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

* * * * * * * * * * * * * *

رحمہ جو پانی پینے اٹھی تھی شور کی آواز سن کے اپنے مما پاپا کے کمرے میں گئی پر وہ کمرے میں موجود نہیں تھے۔

اسنے قدم نیچے کی طرف بڑھائے نیچے اسے اپنے مما پاپا کی آواز آئی تو وہ اندر گئی اور اندر کا منظر دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔

اصل حیرانی اور پریشانی اسے جب ہوئی جب بلو نے شناسائی سے اسکا نام لیا۔۔۔

اپنی طرف سب کا اچانک دیکھنا اسے عجیب لگا۔۔

اور پھر کچھ دیر میں پولیس وین آئی اور انہیں لے گئی اور انکے ساتھ اسکے پاپا بھی چلے گئے۔۔۔

سب نے چیک کیا کسی کے گھر کچھ چوری نہیں ہوا تھا سب واپس اپنے گھروں پر چلے گئے شکر بلو کی بات کسی کو اتنی یاد نہیں تھی نہ کسی نے کچھ پوچھا۔۔

وہ بھی واپس آکر بیڈ پر لیٹ گئی نیند تو پہلے ہی آنکھوں میں ڈیرا جمائے بیٹھی تھی اسلیے فوراہی سو گئی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

****

اللہ کی قسم صاب۔۔۔ صاب یقین کرو کھانے کے علاوہ ایک۔۔۔ آآآ۔۔ آ۔۔۔ نن نہیں صاب "

"مارو نہیں قسم سے کچھ نہیں چرایا۔۔۔ آآ۔۔۔

"چلو بلو صاحب اچھا ہوا یہیں انعام مل گیا ورنہ اسد کا انعام آپ سے برداشت نہیں ہونا تھا۔۔ "

دوسری جیل سے بلو کے رونے چلانے کی آواز سن کر وہ مطمئن سا آنکھیں موندے لیٹ گیا۔۔

افسوس اس بات کا تھا کے خود بلو کی پٹائی لگانے کا شرف حاصل نہیں کر سکا۔۔

****

"آآ۔۔۔ افففف۔۔۔ اللہ۔۔۔""

بلو کراہتے ہوئے اپنی گلی میں آیا تھا اچھے سے بلو کو مارنے کے بعد انہوں نے بلو کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔

ابے اوئے وہ دیکھ۔۔ "

"اوئے ہوئے بلو بھیا۔۔ آج بلو بھیا آج بلو بھیا سے بلی بہنا کیسے بن گئے۔۔۔

دوبارہ تیرا سال کے بچے ہنستے ہوئے اسکے آرام آرام سے نزاکت سے چلنے پر چوٹ کر رہے تھے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہیں بخوبی اندازہ تھا کہ بلو کسی ڈے براپٹ کر آرہا ہے۔

"ابے سالے ادھر آ پھر بتاتا ہوں کیسے بنا میں بلی۔۔۔ "

بلو غصے میں انکی طرف بڑھا پر تکلیف سے کراہتے واپس پیچھے ہو گیا۔۔۔۔

"رہنے دو بلی بہنا ہمیں بلی بنانے میں کہیں کچھ اور نہ بن جاؤ "

ہنستے ہوئے وہ اچانک بھاگے جب بلو نے چبوترے پر پڑا پتھر انکی طرف پھینکا۔۔۔

"آآ۔۔آ۔۔کھول دے یار۔۔۔ "

مستقل دروازے بجانے پر ہانی نے جھنجھلا کر پوچھا جبکے بلو کی درد بھری آواز سنتے اسنے فورا دروازہ کھولا۔۔۔

" ارے بلو تو۔۔؟ "

پوچھتے ہوئے وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔۔۔

"نہیں تیری ماں ہوں۔۔۔ہٹ راستے سے آیا بڑا اویلا انسان۔۔۔"ارے بلو تو "

ریحان کو سائیڈ پر ڈھکیلتے وہ اندر گیا۔۔۔

نہیں کر یار بھلے میں نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا پر اپنی صورت دیکھ کر یقین سے کہہ سکتا ہوا تنی بھی "بد صورت نہیں ہو گی۔۔۔

دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے وہ واپس چارپائی پر بلو کے سامنے بیٹھا۔۔

پر اگلے لمحے اپنی بے وقوفی پر افسوس ہوا۔۔

کیونکہ بلو نے جب دروازہ کھولا تو وہ چکن بریانی سے بھرپور انصاف کر رہا تھا۔۔۔اور بلو کی درد بھری آواز سن کے پلیٹ ویسے ہی چھوڑ کر اٹھا تھا۔۔

اور اب بلو کی نظروں کا تعاقب کر کے اسنے فورا اپنی پلیٹ اٹھائی۔۔۔

تجھے پتا ہے کل۔۔ آآ۔۔ آ۔۔۔ کل رات سے بھوکا ہوں میں۔۔۔ "

" اوپر سے پولیس والوں کی مار آآ۔۔۔

بلا کی معصومیت لیے وہ اسے اپناد کھڑا سناتے اسکے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کو دیکھتے بولا۔۔۔

یہ لے۔۔۔اور یہ ہرگز نہیں سمجھنا کے تجھ پر ترس کھا کر دے رہا ہوں۔۔۔ "

"تیرے ندیدے پنے کی وجہ سے دے رہا ہوں۔۔۔کاش اس میں نیلا طوطا ملا دیتا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسکے اتنا بولنے پر بھی بلو کچھ نہیں بولا کیونکہ وہ ہانی کو بلکل نظر انداز کیے بریانی پر ٹوٹا تھا۔۔

ایک قہر آلودہ نظر بلو پر ڈال کر وہ غصے سے گھر سے نکل گیا۔۔۔

جس سے بلو کو کوئی فرق نہیں پڑا

اسکو اتفاق مانو یا سچ پر یہ بات حقیقت تھی کے اس نے جب جب بلو کو دیے بغیر کھایا یا بلو مانگنے پر اسے نا دیا اسکے ساتھ کچھ برا ہوا۔۔۔

یا پھر اسکا پیٹ ہی خراب ہو گیا۔۔۔۔

اسلیے اب وہ کوئی بھی چیز بلو کے سامنے کھانے سے پرہیز کرتا تھا۔۔۔

****

اوے۔۔۔ایک بات بتا۔۔۔جب پولیس آئی تب تو کہاں تھا۔۔۔"

"تجھے تو زیادہ وقت لگنا تھا بھاگنے میں سب سے اوپر تھا تو۔۔۔

ہانی چارپائی پر لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔جب بلو واشروم سے نکل کر اس کے قریب آتا بولا۔۔۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پہلے اپنے ہاتھ دھو کر آ صابن سے۔۔ گندا انسان۔۔۔ "

اسے قریب آتا دیکھ ہانی فوراسیدھا ہوتا بولا۔۔۔

دھو کر آیا ہوں صابن سے۔۔۔ "

"یہ لے خوشبو سونگ لے

ہانی کے منہ کی طرف ہاتھ کر کے تپ کر بولا۔ جب ہانی نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ پیچھے کیا اور منہ کے زاویے بگاڑ کے رخ موڑ گیا۔۔۔

وہ دونوں لگ بھگ ایک ہی عمر کے تھے ہانی 24 کا تھا اور بلو 25 کا۔۔۔

دونوں بچپن سے دوست تھے۔۔۔

دونوں نے یتیم خانے میں پرورش پائی تھی ماں باپ دونوں کے نہیں تھے۔۔ اور نہ ہی اب انہیں اپنے ماں باپ کے بارے میں جاننے کا شوق تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی کو تو پڑھنے کا شوق تھا اسلیے وہ بارویں تک سرکاری اداروں میں پڑھ گیا پر آگے سرکاری یونیورسٹیوں میں بھی ایڈمیشن کے لیے اور پڑھائی کے لیے اسے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔ جو اسکے پاس نہیں تھے اور یتیم خانے میں تو کھانا بھی مشکل سے پورا پڑھتا تھا۔۔

ایک تو فنڈ کم آتا تھا اوپر سے جو آتا تھا وہ ادارہ چلانے والوں کی جیبوں کی زینت بنتا تھا۔۔۔۔

ہانی کے برعکس

بلو شروع سے نالائق اسے پڑھائی کا زرا شوق نہیں تھا وہ اسکول کالج تو کبھی گیا نہیں پر یتیم خانے میں بھی جو تھوڑا بہت پڑھایا جاتا تھا اس نے وہ بھی نہیں پڑھا۔۔۔۔

بارویں کے بعد ریحان نے جاب ڈھونڈنے کی کوشش کی تاکہ خود کما کے پڑھ سکے وہ یہ غریبی کی زندگی نہیں چاہتا تھا جو اسنے بچپن سے گزاری۔۔ وہ کچھ بننے کا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اسنے سوچا تھا کہ وہ اچھے خاصے پیسے کمانے کے بعد یتیم خانہ کھولے گا جہاں کا ہر بچہ پڑھے گا اور کسی چیز کے لیے ترسے گا نہیں پر بارویں پڑھے کو کہاں خاص کام ملتا ہے۔۔۔ دو تین جگہ پر کرنے کے بعد اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔ کوئی کام بہت لے کر پیسے تھوڑے دیتا تو کوئی پیسے ہی نہ دیتا۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور پھر اسنے اپنے سارے خواب دل میں دفن کر کے بلو کے ساتھ مل کر چھوٹی موٹی چوریاں شروع کر دی اور اب وہ اور بلو چور تھے۔۔۔

لیکن دو مہینے پہلے بلو کے اسی بھکڑ پن کی وجہ سے وہ لوگ پولیس کے ہتے چڑھے تھے جس سے اسد نے انہیں بچایا تھا۔۔۔

اور وہ 29 سالہ نوجوان اب انکا باس تھا جس سے بلو تو خوش تھا پر ریحان کو اس سے بہت خار آتی تھی

"بتا تو کیسے بچ گیا؟؟ "

بلو اسکے برابر بیٹھتے پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"میں اس لیے بچ گیا کیونکہ میں اندر گیا ہی نہیں تھا۔"

میں پہلے سے ہی جانتا تھا تو کتے کی دم ہے۔۔ نہیں سدھرے گا۔۔ اور گھر بھی پولیس والے کا جانتے " بوجھتے کھائی میں نہیں کود سکتا تھا۔۔

"اب منہ بند کر کے بیٹھ۔۔۔ گندا

بلو کا منہ کھلے دیکھ اسے ٹوکتا وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا جو ابھی بجنا شروع ہوا تھا۔۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی جو بلو کہ یہ بتانے پر کہ پولیس نے اسد کو ابھی رہا نہیں کیا خوش ہوا تھا کہ اب اسکی بلو سے بھی بری درگت بنے گی لیکن دروازہ کھولتے ہی اپنے سامنے کھڑے اسد کو سہی سلامت دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ہوا۔۔

ہانی کی ساری حیرانی سمجھتے اسد مسکراتے ہوئے اسے سائیڈ پر کرے اندر گیا۔۔۔

۔۔

ہانی ویسے ہی حیران دروازہ بند کرتے واپس اندر آیا۔۔۔

بلو جو پہلے ہی ہانی کی بات پر منہ بنائے بیٹھا تھا اسد کو دیکھتے ہی گھیگا کے بتیسی باہر آئی۔۔۔

****

منہ پر پڑنے والا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ مقابل چند لمحوں کے لیے لڑکھڑا ایا تھا۔۔۔

پھر خون رنگ ہوتی آنکھیں سامنے کھڑے نفس پر ڈالی

اور سامنے کھڑا نفس کوئی اور نہیں رحمان جتوئی تھا اسکا باپ۔۔۔

ایک مشہور بزنس مین اور سیاست کی ایک بڑی پارٹی کا اونچے عہدے کا ممبر۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رجب۔۔ تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہارے نام کے آگے میں اپنا نام لگاؤں۔۔ افسوس ہے مجھے اس " وقت پر جب تم میرے یہاں پیدا ہوئے تھے۔۔

"تم کسی قابل سیاستی انسان یا بزنس مین کے بیٹے تو دور تم مجھے دسویں پاس بھی نہیں لگتے۔۔۔

سامنے کھڑے رجب جتوئی نے اپنے جبڑے بھینچے۔۔۔

وہ اپنے سامنے کھڑے اپنے باپ کی عزت دل سے نہیں کرتا پر مجبور تھا۔۔ جو عیاش زندگی اسے یہاں ملتی اور جتنا وہ رحمان جتوئی کے سر پر ناچتا تھا یہ ایک بدتمیزی سے چھن سکتا تھا آخر رحمان جتوئی اس ہی کا باپ تھا۔۔ اور اب اس مسئلے سے بھی اسے رحمان جتوئی ہی نکال سکتا تھا۔۔۔

کیا غلط کیا میں نے اس سالے کا چکر چل رہا تھا میری بہن سے۔۔۔ بے غیرت بن جاتا؟؟ "

عزا جتوئی سے شادی کے خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔ (گالی)۔۔۔

پیار سے سمجھایا تھا سالے کو پر نہیں مانا رجب جتوئی کے سامنے اکڑ رہا تھا نکال دی سالے کی اکڑ۔۔۔

اور آپ تو اس بات پر شکر ادا کریں کے آپکی اس حرام زا۔۔۔۔!

اپنی بکواس بند کرو خبردار جو عزا کے لیے ایک لفظ نکالا۔۔۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"معصوم ہے وہ

بیٹی کے لیے ناز یہ الفاظ سنتے ہی دھاڑے وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

وہ بچپن سے ہی یہ دیکھتا آیا تھا کہ اس سے زیادہ عزا جتوئی کو اہمیت ملتی آئی ہے

اسکی چھوٹی بہن ہمیشہ سے بیٹی ہونے کے باوجود سب کے دلوں میں اس سے آگے رہی تھی

اور اسی بات سے وہ رجب جتوئی کے دل میں اپنے لیے کینہ پیدا کر چکی تھی جسکو ہر بار اسکا باپ ھواء دیتا تھا۔۔۔

معصوم ہنہہ۔۔۔ 21 سال کی ہے مسٹر رحمان جتوئی آپکی سو کالڈ معصوم بیٹی پڑھنے کے بہانے عشق لڑا رہی تھی ایک غریب انسان سے جس کی وجہ سے آپکی جو سیاست میں عزت ہے نہ بہت اچھے سے نکلتی۔۔۔ "

"اور بھولیں نہیں کہ آپ نے ہی مجھے ایان ساجد کو راستے سے ہٹانے کا بولا تھا۔۔۔

اسکا دل شدت سے کیا تھا کے عزا جتوئی کو زندہ جلا دے پر وہ یہ صرف سوچ سکتا تھا۔۔۔

میں نے اسے راستے سے ہٹانے کا بولا تھا دنیا سے اٹھانے کا نہیں۔۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پیسوں کی لالچ دیتے کچھ بھی کرتے لیکن نہیں انسانی جانیں لینے کا مزہ جو تمہیں لگ چکا ہے۔۔۔

اس بار مقابل کھڑا ارجب جتوئی خاموش رہا۔۔۔

اور کہتا بھی کیا وہ اب تک ایان ساجد کو ملا کے چار قتل کر چکا تھا اور ان چاروں قتل کی وجہ کوئی خاص نہیں تھی۔۔۔

دو قتل ہونے والے افراد کے تو گھر والوں کو پیسے دے کر وہ معاملہ رفع دفع کر چکے تھے اور ایک کے گھر والوں نے جی جان لگا کر کیس لڑا تھا پر اکثر وکیل بھی بک جایا کرتے ہیں دولت ہے ہی ایسی چیز اس لیے مین پیشی کے وقت انکو پتا چلا کے انکا وکیل سارے ثبوت مٹا چکا ہے۔۔۔

اور اگر مارنا ہی تھا تو بیچ سڑک پر کیوں مارا۔۔۔ سرعام مار کر سب کو اپنا چہرا دیکھا کر تم نے میرا کریئر "خراب کر دیا رجب جتوئی۔۔۔۔

ایک بار وہ پھر غصے میں دھاڑے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا اپنا قیمتی موبائل زور سے زمین پر مارا اس بار تو مقابل کھڑا ارجب جتوئی بھی تھوڑا گھبرایا تھا۔۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ریلیکس ڈیڈ کچھ نہیں ہوا۔۔۔وہ ایس پی جاثم سارے ثبوت مٹا چکا ہے اور وہاں کھڑے سارے لوگوں اور ٹھیلے والوں کو بھی وہ اتنا ڈرا چکا ہے کہ جان سے جائینگے پر منہ نہیں کھولینگے اپنا اور باقی ایس پی سنبھال لے گا۔۔۔"

وہ جو خود ابھی مکمل مطمئن نہیں تھا اپنے باپ کو مطمئن کرتا بولا۔۔۔

"اس بار تمہارے مقابل کھڑے کیس لڑنے والے کو نہیں بلکہ جو اسکا کیس لڑ رہا ہے اسکو دیکھو رجب جتوئی۔۔۔

وہ غصے سے پنکھارے تھے۔۔۔

اب کے انکی اس بات پر وہ بھی ٹھٹکا تھا۔۔۔

"۔کون۔۔"

"رومان شاہ۔۔۔رومان شاہ کھڑا ہے اس بار ہمارے مقابل کیس لڑنے۔۔"

اب رجب جتوئی کو اپنے باپ کے پریشان ہونے کی وجہ سمجھ آئی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب تو وہ خود بھی پریشان ہوا تھا اپنے بیٹے کے پریشان چہرے کو دیکھ وہ اپنا غصہ دبائے سنجیدگی سے بولے۔۔۔

رجب میں تمہیں اس وقت ملک سے باہر نہیں بھیج سکتا۔۔ "

تمہیں یہاں منظر عام سے غائب کرنے کا مطلب تم پر جرم ثابت کرنا ہوگا اور اس سے میرا سیاسی کریئر برباد ہو جائے گا۔۔۔

میری ایک بات اپنی زہن نشین کر لو۔۔۔

رجب کو انگلی دکھا کے وہ آگے بولنے لگے انداز صاف وارن کرنے والا تھا۔۔۔

رومان شاہ کیسے ثبوت ڈھونڈتا ہے پتا نہیں چلتا لیکن جس کیس میں وہ ہاتھ ڈالتا ہے پھر وہ کیس رومان شاہ ہی جیتتا ہے میں اس کیس کو جتنا کھینچ سکتا تھا کھینچ رہا تھا یہ جان کر کے اسکا باپ اتنے پیسے نہیں دے پائے گا اور پیچھے ہٹ جائیگا پر اسکا کیس اب رومان شاہ نے اپنے ہاتھ میں لیا وہ بھی بنا کسی معاوضے کے۔۔۔

تمہاری چھوٹی سی غلطی تمہیں موت کے منہ میں ڈھکیل سکتی ہے۔۔۔

"کوشش نہیں بلکہ اب واقعی تم سے چھوٹی طی غلطی بھی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غصے سے اسے وارن کرتے وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے اور رجب جتوئی اپنی مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا۔۔

یہ جانے بغیر کے وہ ایک سنگین غلطی کر چکا ہے جسے وہ ابھی سرے سے ہی فراموش کر چکا ہے۔۔۔

رحمان جتوئی ایک پولیٹیکل پارٹی کا ممبر تھا اور اونچے عہدے پر تھا۔۔۔

اسکا ایک ہی حد بگڑا ایک لوتا بیٹا رجب جتوئی جو 26 سال کی عمر میں ہی 4 قتل کر چکا تھا اور ایک بیٹی عزہ جتوئی۔۔۔

آدھے جسم سے مفلوج بیوی جو صرف بیڈ پر ہی رہتی تھیں وہ رحمان جتوئی کی پہلی اور آخری محبت ہیں لیکن بات وہی ہے کہ کھوکلی محبتیں صرف حاصل ہونے تک ہی عزیز ہوتیں ہیں۔۔۔

رحمان جتوئی نے کبھی کسی عورت سے تعلق رکھ کر بے وفائی نہیں کی تھی پر جب سے وہ سیاست میں آئے تھے اپنی محبت کو یکسر نظر انداز کر چکے تھے ایک واحد عزا جتوئی تھی جسے وہ اتناسب کے بعد بھی نظر انداز نہ کر سکے تھے اپنی بیٹی کے لیے رحمان جتوئی کی محبت خالص تھی۔۔۔۔

یونی میں اپنے کلاس فیلو سے عزا محبت میں مبتلا ہوئی تھی

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لڑکا اچھا تھا بہت اور اسکے ساتھ سنسیئر بھی پر اس میں ایک خامی تھی جو آج کل کے دور کی سب سے بڑی خامی ہے اور وہ ہے دولت اور اسی دولت کے نہ ہونے کی وجہ سے عزا جتوئی کی محبت اور ساجد کا بیٹا موت کی نیند سو گیا تھا۔۔۔

عزا کی اس بات کے پتہ چلتے ہی انہوں نے رجب جتوئی سے اس معاملے کو ختم کرنے کا کہا تھا پر رجب جتوئی غصے میں معاملے کی جگہ بندے کو ہی ختم کر چکا تھا وہ بھی سر عام۔۔۔

عزا کو جب سے ایان کی موت کا معلوم ہوا تھا وہ اپنے کمرے میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ ایان کی موت کا قصور وار خود کو سمجھے ہوئے تھی۔۔۔

کہ نہ وہ ایان سے محبت کرتی نہ وہ مرتا۔۔۔

****

"بھیا جی یہ کیا ہے۔۔۔؟"

اسد کو بلکل سہی سلامت دیکھ کر وہ دونوں جو حیران ہوئے تھے وہیں بلو کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

لیکن پھر بلو اور ہانی کی نظر اسد کے ہاتھ میں بڑی سی تھیلی پر پڑی۔۔۔

" یہ۔۔یہ گرما گرم بیف بریانی ہے۔۔۔۔ "

بولت ساتھ اسد نے بڑی سی کالی تھیلی چارپائی پر رکھ کر کھولی اس میں بریانی کے پانچ چھ بڑے بڑے شاپر تھے۔۔۔۔

"ارے واہ اچھا ہوا تو بریانی لے آیا یار کیونکہ میری بریانی اس بھکڑ بلو نے منڈ دی "

خوشی سے بولتے آخر میں اس نے تیڑے منہ سے بلو کو دیکھا۔۔۔۔

بریانی کو دیکھ بلو کہ منہ سے تو خوش کے مارے الفاذ گم ہو چکے تھے۔۔۔

"سوری ڈیئر ریحان۔۔بات دراصل یہ ہے کہ یہ بریانی صرف اور صرف بلو کے لیے ہے۔۔۔ "

مسکرا کر اسد نے بہت محبت بھری نظروں سے بلو کو دیکھا۔۔۔

ہانی کا موڈ پل میں بدلا واقعی وہ دو نمبر اسد سے اچھائی کی امید کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

ہیں بھیا جی یہ صرف میری ہے۔۔ لیکن بھیا یہ بہت ساری ہے اس میں ہم سارے مل کر کھائیں یہ "تب بھی ختم نہیں ہو گی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلو خوشی سے دوہرا ہو رہا تھا اور اسنے بلکل سہی کہا تھا وہ بریانی اگر وہ تینوں مل کر بھی کھاتے تب بھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔

نہیں بلو لیکن یہ صرف تمہارے لیے ہی ہے اور تم ابھی کھاؤ گے یہ پوری کوئی تمہیں ڈسٹرب نہیں کریگا۔۔۔اب جلدی سے زرا پلیٹ۔۔ نہیں بلکہ تھال لاؤ ہانی۔۔۔

اسد کی بات سن کر بلو کے کھلی باچھیں ایک دم سکڑ گئیں اور ہانی پہلے نا سمجھی سے دیکھنے لگا لیکن بات سمجھ آتے ہی اسکے دل میں لڈو پھوٹنے لگے۔۔۔

"پپ۔۔پر یہ۔۔۔یہ۔۔بہت زیادہ ہے میں اتنی نہیں کھا سکتا۔۔۔"

بلو روہانسی ہوا۔۔۔

کھانا تو تمہیں پڑے گا بلو تا کہ ایک ہی بار میں تمہاری بھوک ختم ہو اور اگر تم نے نہیں کھایا تو تم یقین کرو میں تمہارا جو حال کرونگا وہ تمہاری سوچ سے بھی برا ہو گا۔۔۔"

اسد کے بولنے کے درمیان ہی ہانی تھال لے آیا پھر چارپائی کے سامنے رکھے چھوٹے اسٹول پر بیٹھ گیا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب وہ یہ لائیو شو بڑی غور سے دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی منہوس بلو نے اسی کی بریانی پر ڈاکہ مارا تھا۔۔۔

اسد اور ہانی بلو کو خاموشی سے گھور رہے تھے اشارہ صاف تھا کہ کھانا شروع کرو۔۔

اور بیچارا بلو جس کی بھوک بریانی کو دیکھ کر چمکی تھی۔۔

اب وہ اسد کی باتیں سن کے مر چکی تھی۔۔۔

****

"تمہارے کہنے کہ مطابق وہ چور تمہیں جانتے تھے؟"

یہ مناہل تھی رحمہ کی دوست

اس وقت وہ لوگ کالج کینٹین میں بیٹھے تھے اور رحمہ نے اسے کل کے چوروں والے قصے کا بتایا تھا۔۔۔

"ہاں "

"اوکے انکو نام پتا ہے تمہارا؟ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں نا یار وہی تو بول رہ تھے کہ کنچی آنکھوں والی لڑکی۔۔۔ "

رحمہ جھنجھلا کے بولی وہ یہ بات اسے پندرہ منٹ سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کیا بکواس ہے یار رحمہ کوئی بھی تمہیں کنچی آنکھوں والی لڑکی بولے گا تم مان لوگی۔۔۔اب تمہاری "

"آنکھیں کنچی ہیں تو ہیں۔۔اب کنچی ہیں تو لوگ کنچی آنکھوں والا ہی بولینگے نہ

یار مناہل اسنے بولا تھا۔۔۔وہ دیکھو بھیا جی وہی۔۔۔وہیییییی کنچی آنکھوں والی لڑک۔۔۔۔ "

"وہیی کا مطلب کیا ہوتا جیسے پہلے سے جانتے ہوں۔۔۔

اب کے وہ غصے سے وہی کو لمبا کھینچتے ہوئے بولی مطلب یہ بات اب اتنی بھی مشکل نہیں تھی کے وہ سمجھے نہ۔۔۔

اچھا چھوڑو گولی مارو یار وہ چور تھے کوئی بلال ابا س نہیں جسکے بارے میں ہم اتنا پریشان ہو رہے "

"ہیں۔۔۔

ہمم چھوڑو میں بھی پتا نہیں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں۔۔۔ "

"اچھا چلو اب کچھ منگواؤ کھانے کے لیے۔۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رحمہ بھی اپنا سر جھٹک کر اب ریلیکس ہو گئی۔۔۔

"مناہل:" یار رحمہ دعا کرو میرے بابا کیس جیت جائیں۔۔۔

"رحمہ:" کونسا کیس؟

مناہل:" یار وہی ایک دو مہینے پہلے بات نہیں پھیلی تھی کے رجب جتوئی نے سر عام ایک یونیورسٹی کے لڑکے ایان کا قتل کر دیا۔۔۔"

ہہ۔۔ہاں بہت دکھ ہوا تھا یار اپنے باپ کی ایک لوتی اولاد تھی اور دکھنے میں بھی کتنا پیارا تھا۔۔۔" :رحمہ

رحمہ افسوس سے بولی اسکو جب بھی بہت دکھ ہوا تھا جب اسکو یہ پتا چلا تھا۔۔۔

"ہاں یار وہی کیس۔۔۔"

مناہل نے بھی افسوس سے کہا۔۔۔

تو یار فکر نہ کرو کیس تمہارے پاپا ہی جیتینگے دیکھنا اس رجب جتوئی کو ضرور پھانسی ہو گی۔۔ بلکہ میں تو بولتی ہوا ایسے لوگوں کو کتے کی موت مرنا چاہیے۔۔۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ دعا رحمہ نے دل سے کی تھی کہ بہت جلد رجب جتوئی کو سزائے موت ہو۔۔۔

"شٹ اپ یار رحمہ۔۔میرے پاپا رجب جتوئی کی طرف سے ہی کیس لڑ رہے ہیں۔۔میں تم سے بول رہی ہوں کے دعا کرو کیس جیت جائیں اور تم بول رہی ہو رجب جتوئی کو پھانسی ہو جائے۔۔"

رحمہ کی بات مناہل کو ناگوار گزری تھی۔۔۔

"لیکن مناہل تمہارے پاپا اسکا کیس کیوں لڑ رہے ہیں سب کو پتا ہے یہ قتل رجب جتوئی نے ہی کیا ہے۔۔۔ ظلم کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں تمہارے پاپا"

"رحمہ ریلیکس پاپا غلط نہیں ہیں۔۔رجب جتوئی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا ہے جہاں قتل ہوا تھا وہاں کے لوگوں نے بھی یہی بولا ہے کہ ڈکیتوں سے ہاتھا پائی میں مارا گیا ہے وہ۔۔"

"تو پھر تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔؟جب کوئی ثبوت ہے ہی نہیں تو یقینن کیس تمہارے پاپا ہی جیتینگے۔۔۔"

رحمہ کو مناہل کا رجب جتوئی کی فیور میں بولنا گراں گزرا تھا کیونکہ اس کا اندازہ سب کو ہی تھا کہ یہ قتل رجب جتوئی نے ہی کیا ہے۔۔۔

لیکن وہ یہ بھی سمجھ رہی تھی کہ اگر مناہل رجب جتوئی کو غلط بولتی تو اسکے پاپا بھی غلط کہلاتے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پریشانی ہے نایار کیونکہ پاپا کیس جیت جاتے پر اب اس شخص کا کیس رومان شاہ لڑ رہا ہے۔۔۔اور وہ "ثبوت نا بھی ہو تو خود بنا لیتا ہے۔۔۔"

مناہل کے رومان شاہ کس بتانے پر رحمہ کی دونوں آئبرو اوپر اٹھیں تھیں۔۔دل میں خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اپنے بابا سے اور مناہل سے کئی بار رومان شاہ کا سن چکی تھی۔۔۔

"!پر جس کا قتل ہوا وہ تو غریب تھا نہ تو پھر۔۔۔ "

رحمہ نے اپنا سوال ادھورا چھوڑ دیا اسکے سوال کو سمجھتے مناہل نے خود ہی جواب دیا۔۔۔

"مفت میں لڑ رہا ہے۔۔۔۔ "

منہ بنا کر کہتے اسنے نظریں پھیر لیں بنا دیکھے ہی رومان شاہ مناہل کا کرش تھا پر افسوس سے اس بار وہ اسی کے باپ کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

****

بھیا جی اور نہیں کھایا جا رہا۔۔ آخری بار معاف کر دو آئندہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کسی دوسرے کے کچن میں تو کیا میں اپنے کچن میں بھی نہیں گھسونگا۔۔

بڑی مشکل سے دو پیکٹ بریانی اپنے اندر اتار کر اب وہ فل ہو چکا تھا۔۔اب اسکو یقین تھا کہ ایک بھی نوالہ اور کھایا تو پیٹ پھٹ جائے گا۔۔۔۔

"بلو میں تین تک گنتی گنوں گا اگر تم نے کھانا شروع نہیں کیا تو پھر بعد میں کچھ مت کہنا۔۔۔ "

سگریٹ کے کش لیتے اسنے بلو کو بھرپور سنجیدگی سے کہا۔۔۔

بلو نے ایک التجائی نظر ہانی پر ڈالی جو اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" بھیا جی اللہ کی قسم ایک موقع دے دو پلیز بھیا جی۔۔۔ "

اب بس بلو کا رونا باقی تھا۔۔۔

بلو اگر اب میں نے تمہارے منہ سے کبھی کھانے کا نام بھی سنا یا تمنے کھانے کو دیکھ کر ہر جگہ اپنی رال "ٹپکائی تو پھر انجام بہت برا ہو گا۔۔۔

اسد نے سیگریٹ پھینکی۔۔۔

"جی بھیا جی آئندہ جب تک آپ خود نہیں بولینگے بلو کھانے کو دیکھے گا بھی نہیں۔۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلو بولتے ساتھ فورا کھڑا ہوا کہیں واپس کھانے پر نا بٹھا دیں۔۔۔

لیکن جو پیٹ پھٹے جتنا کھایا تھا اٹھتے ہی سیدھا کھڑا ابھی نا ہوا گیا اسلیے واپس بیٹھ گیا۔۔۔

"ہانی اب یہ جو بیکٹ بچیں ہیں اسے دو پلیٹوں میں نکال لو۔۔۔ "

" کیوں "

ہانی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیوں تم نے نہیں کھانا "

اسد کے آبرو اٹھا کے پوچھنے پر ہانی فورا اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہوا اور پلیٹیں لا کر جو بریانی پیکٹ میں تھی اسے نکال کر دو پلیٹوں میں ڈالا اور ایک اسد کی طرف بڑھائی اور ایک خود لے کر بیٹھ گیا۔۔۔

لیکن کھانا شروع کرنے سے پہلے وہ بلو کو آفر کرنا نہیں بھولا تھا جس پر بلو نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

****

کالج سے چھٹی کے بعد وہ کچھ دیر تقریر کی تیاری کے لیے کالج میں ہی رکی تھی۔۔۔

ابھی وہ مناہل کے جانے کے بعد کالج سے نکلی تھی چونکہ کالج سے گھر زیادہ دور نہیں تھا اسلیے وہ پیدل ہی جاتی تھی۔۔۔

چلتے ہوئے رحمہ کو اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر انجان بنی رہی پر جب الجھن بڑھنے لگی تو اسکے قدم رکے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی اسد کھڑا تھا ذہن پر زور ڈالنے سے بھی اسے یاد نہیں آیا کہ اسے کہاں دیکھا ہے۔رحمہ کے قدم رکتے دیکھ اسد بھی رک گیا

اسکو بھی رکتا دیکھ رحمہ کو ڈر لگا لیکن اپنا ڈر چھپاتے وہ مڑی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے تقریباً بھاگنے لگی۔۔۔

دل تھا جو ڈر کے مارے پھسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو تیار تھا۔۔۔

ویسے بھی آج کل لڑکیوں کے اغواہ ہونے کی خبریں کچھ زیادہ ہی سننے میں آ رہی تھیں۔۔۔

اسکو اس طرح بھاگتا دیکھ اسد ہنسا تھا۔۔

اور اسکے پیچھے اور جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ وہیں سے اسے بھاگتا دیکھنے لگا وہ اسکا ڈر بخوبی سمجھا تھا۔۔

چند ہی لمحوں میں وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

براؤن آنکھیں پر اسرار سا مسکرائی تھیں۔

****

تم کسے ڈرا رہی ہو عزو۔۔۔ "

محبت کرنے والے ڈرتے نہیں ہیں۔

"اور پھر میں نے تو تم سے عشق کیا ہے۔۔۔

ایان میں مزاق نہیں کر رہی یار۔۔اگر ڈیڈ کو پتا چل گیا تو پتا نہیں وہ کیا کریں گے مجھے اپنی نہیں "

"تمہاری فکر ہے۔۔۔

عزا ایان کو اپنی پریشانی بتا رہی تھی وہ واقعی بہت پریشان تھی جانتی تھی کہ اگر رحمان یار جب جتوئی کو پتا چلا تو کچھ بہت برا ہو گا۔۔۔اپنی فکر اسے نہیں تھی فکر تو اسے ایان کی تھی۔۔۔

مت کرو فکر میری۔۔۔جب تم سے نکاح کیا تھا تو آگے آنے والی مصیبتوں کو جان کر کیا تھا۔۔۔ "

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا۔۔جان سے مار دینگے نہ تمہارے گھر والے؟؟

"تو جب میں نے تم سے نکاح کیا تھا نہ جبھی اپنی زندگی تمہارے نام کر دی تھی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عزا کی کمر پر اپنا ہاتھ باندھ کر اس نے مسکرا کر کہا۔۔

ایان کی آنکھوں میں اپنے لیے اتنی محبت اور احترام دیکھ اسکی آنکھیں خوشی سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔

دل سے دعا نکلی تھی کہ ایان کی محبت اسکے باپ کی محبت کی طرح نہ ہو جو اسکی ماں کے لیے وقت کے ساتھ ساتھ نجانے کہاں کھو گئی۔۔۔۔

اس نے محبت سے ایان کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔

وہ اسکا محرم تھا جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی اور وہ خود بھی عزا سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔

انکے نکاح کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا حتی کے عزا نے اپنی کسی دوست کو بھی نہیں بتایا تھا سوائے اپنی ماں کے۔۔۔

ایان کے ساتھ خوبصورت لمحوں کو سوچتے وہ بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔

آنکھیں ویران تھی بلکل خالی۔۔۔ لیکن ان چھوٹی سی آنکھوں میں جیسے پورا سمندر جمع تھا جو مستقل بہنے کے باوجود ختم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

آنسو کی لڑیاں بالوں میں جذب ہو رہی تھیں چہرا کسی بھی جذبے سے عاری تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنا سب کچھ کھو چکی تھی اپنا محرم اپنی زندگی۔۔۔

ہاں وہ برباد ہو چکی تھی اور اسے برباد کرنے والے کوئی اور نہیں اسکے اپنے تھے اسکے باپ اور بھائی

شدید نفرت محسوس ہوئی تھی اسے اس شان و شوکت سے اس دولت سے اس کھوکلے رشتوں سے جو

صرف لوگوں کو دکھانے کی حد تک تھے ورنہ در حقیقت ان رشتوں میں کوئی محبت نہیں تھی۔۔

صرف مرے ہوئے ضمیر کے چمکتی دنیا میں رہنے والے لوگ تھے۔۔۔ جہنوں نے عزاایان جیسی موم

کی گڑیا کو پتھر کا بنا دیا تھا۔۔ہاں وہ پتھر بن چکی تھی۔۔وہ عزا جتوئی نہیں عزاایان تھی۔۔۔

****

"اوفووو موٹی کے پاس اچھی خاصی رقم لگتی ہے۔۔۔ "

بلو آج اپنے ہاتھ کی صفائی دکھانے بازار آیا تھا۔۔۔

جہاں عورتیں ایسے بھری تھی جیسے مفت کی چیزیں بٹ رہی ہوں اور بلو یہی تو چاہتا تھا۔۔۔

ابھی وہ ادھر ادھر نظریں ہی دوڑا رہا تھا جب اسکی نظر کپڑے خریدتی ایک موٹی سی عورت پر

پڑی۔۔۔

اسنے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر دکاندار کو دیا تھا۔۔۔

اور پھر دکاندار نے بارہ سو کاٹ کر باقی پیسے اسے واپس دیے۔۔۔

اسکو ایک اور بات کی خوشی تھی وہ یہاں اسد اور ہانی کو بنا بتائے آیا تھا۔۔

یعنی آج جو بھی ملنا تھا وہ اسکے اکیلے کا تھا۔۔۔یہی سوچ بلو کو سیراب کر گئی تھی۔۔۔

وہ اسی موٹی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

پھر وہ موٹی عورت ایک ہاتھ میں تھیلی پکڑے دوسرے ہاتھ کے بازو کے نیچے پرس دبائے کھڑی ہوئی۔۔۔اسکی موٹی سی بازو کے نیچے پرس بلکل دب گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑا چلنے کے بعد جب اس موٹی کو اپنے اوپر کسی کے نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا ادھر ادھر نظریں گھمائی تو اسکی نظر بلو پر پڑی۔۔

اسکے اچانک دیکھنے پر بلو جو اسی کے پیچھے کچھ فاصلے پر چل رہا تھا بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

اسکے اس طرح بوکھلانے پر اس موٹی کو وہ مشکوک لگا۔۔۔

اسے نظر انداز کیے وہ واپس مڑ گئی اور آگے چلنے لگی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

****

"بلو کہاں ہے گھنٹہ ہونے کو آگیا ابھی تک نہیں آیا۔۔۔"

اسد چارپائی پر لیٹا ہانی سے پوچھنے لگا۔۔۔

گیا ہو گا پھر کسی کے کچن میں چوری کرنے۔۔۔ کھانے کا کتا انسان ہے وہ بچپن سے۔۔جب یتیم "خانے میں کھانا کم ملتا تھا تو آفس کے سر کا ٹفن چرا کر کھاتا تھا۔۔۔۔"

ہانی نے ہنستے ہوئے بتایا لیکن اسد کو اسکی بات پر ہنسی نہیں آئی بلکہ اسے دکھ ہوا۔۔۔

ہوٹلوں میں لوگ اتنا کھانا ضائع کرتے ہیں محظ شو آف کے لیے ڈھیر ساری چیزیں آرڈر کر کے ان میں سے چند لقمے لے کر انہیں ایسے ہی چھوڑ دیتے ہیں پھر اسکو ڈسٹبن میں پھینک دیا جاتا ہے۔۔

اور دوسری طرف لوگ کھانے کو بھی ترستے ہیں۔۔۔

"تم لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی تھی جب پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔"

اب کے اسد سیدھا ہو کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

اسکو سنجیدہ دیکھ ہانی تلخ سا مسکرا دیا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوتی تھی جبھی سوچا تھا کہ پڑھ کر کچھ بن کر ایک یتیم خانہ کھولونگا جو بنا کسی صدقہ خیرات کے چلے گا۔۔ جہاں کسی بچے کو کھانا کیا کچھ بھی چوری کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔ "'

"لیکن اگر سب کے خواب ایسے ہی پورے ہونے لگ جاتے تو کیا ہی بات تھی۔۔۔۔

ہانی کے چہرے پر دکھ کے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔

آج اسد نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

6 فٹ سے نکلتا قد خوبصورت نقش چوڑا سینا گورا رنگ اور اس پر قیامت ڈارک براؤن آنکھوں پر لڑکیوں کی مانند گھنی اور لمبی پلکوں کی جھالر۔۔۔

بلاشبہ وہ حسین مرد تھا اسد کے دل نے اس بات کی گواہی دی تھی سامنے بیٹھا شخص حسن میں اسکو ٹکر دیتا تھا۔۔۔

وہ کہیں سے بھی چور نہیں لگتا تھا۔۔ اسکا حلیہ بالوں کا اسٹائل سب ایک پڑھے لکھے انسان جیسا تھا بس ایک ہی برائی تھی اس میں کے وہ اسد سے خوامخواہ خوار کھاتا تھا۔۔۔۔

"چل کھڑا ہو۔۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد اچانک کھڑا ہو کر بولا اسکے اچانک بولنے پر ہانی نے اپنی بھنویں اچکائی گویا سوال کیا کہاں۔۔۔

"آج کہیں اچھے سے ہاتھ صاف کرتے ہیں پھر یتیم خانے کھانا لے کر جائینگے۔۔۔ "

اسد کی بات پر دو منٹ ہانی خاموش کچھ سوچتا رہا پھر کھڑا ہو گیا۔۔۔وہ اپنا یتیم خانہ تو نہیں بنوا سکتا تھا پر کچھ تو کر ہی سکتا تھا ان بچوں کے لیے۔۔اور اسد کے اب تک کے ساتھ میں وہ آج پہلی بار اسد سے متفق ہوا تھا

****

وہ موٹی مستقل اپنے پیچھے کسی کا پیچھا کرنا محسوس کر رہی تھی دو تین بار اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے ادھر ادھر دیکھتا بلو ہی دکھا۔۔۔

اور بلو بس اس انتظار میں تھا کہ وہ پرس کو ڈھیلا چھوڑے پر وہ موٹی اتنی ہی سختی سے پرس کو اپنے بازوؤں میں دبائے ہوئے تھی۔۔۔۔

" بچاؤ بچاؤ "

تھوڑا آگے چلنے کے بعد جہاں بازار ختم ہونے لگا تھا اسنے چلانا شروع کر دیا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سب اس موٹی کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔۔

وہیں بلو کو پرس چھیننے کا ایک بہترین موقع ملا تھا وہ ہمدرد بنتا فوراً اسکے قریب ہوا تھا بلو کے ساتھ ساتھ اور لوگ بھی اسکے قریب ہوئے تھے

"کیا ہوا آپکو۔۔۔؟ "

سب سے پہلے بلو نے پوچھا اس کے بعد باقی سب نے بھی بلو کی بات کی تائید کی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ مجھے چھیڑ رہا ہے۔۔ کب سے میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔ "

"یہ لڑکیاں اغواء کرنے والے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ یہ مجھے اغواء کرنا چاہتا تھا۔۔۔

سب نے اس کے بتانے پر بلو کی طرف دیکھا کیونکہ وہ یہ الزام بلو پر ہی لگا رہی تھی۔۔۔

بلو بھی اس موٹی گیند کو دیکھ رہا تھا۔۔

کہاں وہ دھان پان سا بلو اور کہاں وہ موٹی بھینس۔۔۔

بلو کو لڑکی تو وہ کہیں سے نہیں لگی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ابے اووو موٹی بھینس میں تمہیں لڑکی اغواء کرنے والا لگتا ہوں؟؟ اور اگر ہوتا بھی تو لڑکیاں اغواء "

" کرتا ہتھنیاں نہیں

اس سے پہلے لوگ اسے مارنا یا بنا معاملہ جانے اس پر تشدد شروع کرتے بلو غصے سے بولا۔۔

آس پاس اور لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔

اپنے لیے موٹی بھینس اور ہتھنی کا لفظ سن کے اس موٹی کا پارہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اور اس کا ہاتھ گھوما

اور بلو کے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔

کافی دیر تک تو بلو کے کان سائیں سائیں کرتے رہے اسے سمجھ ہی نہیں آیا اسکے ساتھ ہوا کیا۔۔

وہاں کھڑے لوگوں نے اس اچانک افتاد پر منہ پر ہاتھ رکھ لیا پر کسی نے کچھ کہا نہیں۔۔۔

بلو نے ہوش سنبھالتے اس فٹ بال کو دیکھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"اب بول کون ہے موٹی بھینس؟ "

بلو کا گریبان پکڑ کر اسنے جھنجھوڑ کر پوچھا بیچارا بلو ہل کے رہ گیا۔۔۔

وہاں کے لوگ بلو کو اس سے چھڑوانے کے بجائے اب موبائل نکال کر ویڈیو بنا رہے تھے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں تو موٹی بھینس نہیں ہے۔۔۔۔ "

۔۔۔

"تو ہتھنی ہے ہتھنی موٹی ہتھنی۔۔۔

بلو بھی غصے سے تیز آواز میں بولا دل تو اسکا بھی کیا کہ دس بارہ زور زور سے اسکے منہ پر بھی چانٹے لگائے لیکن کیا کرتا مرد تھا عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا ورنہ ابھی جو وڈیو بنا رہے تھے وہ مل کر مارتے۔۔۔۔۔

لیکن بلو کو جلد ہی اپنے الفاظوں پر افسوس ہوا جب وہ سر عام اس موٹی سے پٹنے لگا۔۔۔

لوگ ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔

بلو بھی برابر سے بدلہ لینے کے لیے غصے میں اسے کچھ غلط بولتا اور پھر بدلے میں اور پٹتا۔۔۔۔

****

اسد وہاں دیکھ شاید کوئی لڑائی ہو رہی ہے۔۔۔لوگوں کا جھنڈ ہے۔۔ "

"سب کے پرس مار سکتے ہیں کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خوشی سے بولتاہانی اسد کو دیکھنے لگا اسد نے ایک نظر جھنڈ کو دیکھ کر ہانی کی بات کی تائید کی اور ہانی کے ساتھ اس طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ لوگ جھنڈ کے قریب پہنچے تھے اس سے پہلے وہ دونو کسی کا پرس مارتے جھنڈ کے اندر سے مانوس سی آواز آئی۔۔

"تجھے تو کوئی اندھا بھی نہیں چھیڑے گا تو پھر میں تو آنکھوں والا ہوں گینڈی کہیں کی۔۔۔ "

"بلو"

اسد اور ہانی ایک ساتھ بولے۔۔۔

اور پھر جھنڈ کو چیرتے اندر گھسنے لگے۔۔۔

لوگ قہقہ لگا کر ہنس رہے تھے۔۔۔

"میں آج تیری آنکھیں ہی پھوڑ دونگی پھر تو بھی اندھا ہی ہو گا جھینگے کی اولاد۔۔۔ "

غصے سے کہتے اسنے ایک بار پھر اپنا پرس زور سے بلو کے سر پر مارا۔۔۔

سامنے کا نظارا دیکھ پہلے تو اسد اور ہانی حیران ہوئے پھر انکے قہقے بھی باقی لوگوں کے ساتھ مل گئے۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے ارے میری چھوٹی بہنہ یہ کیا کر رہی ہیں۔۔ کیوں اس غلیظ کو مار کر اپنے ہاتھ اور چیزیں ناپاک کر رہی ہیں۔۔۔۔"

ہانی فوراً سے بیچ میں آتا اس موٹی سی عورت کے پاس آیا اور اسکا پرس جو واپس بلو کے سر پر لگنے والا تھا اسے پکڑ کر بولا۔۔

"آپ؟ "

اسکے چھوٹی بہنا بولنے پر وہ رک کر تمیز سے پوچھی۔۔

غصہ ہنوز چہرے پر عیاں تھا۔۔۔۔

" آپ مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ لیں۔۔۔ "

ہانی کے پھر بڑا بننے پر وہ کچھ نارمل ہوئی لیکن پھر بلو کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی جو پہلے ہی اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ایسے ہی کچا نگل جائیگا۔۔۔

وہ ایک بار پھر مارنے آگے بڑھنے لگی جب اسد آگے آیا۔۔۔

"ارے لٹل سسٹر آپ جائیں اس بدمعاش کو ہم دیکھتے ہیں۔۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پیار سے کہتا اسد اس کے آگے آیا جس پر وہ رک گئی۔۔۔

اور اسد اور ہانی کی بات سنتے ہی بلو لاوے کی طرح پھٹنے کے لیے تیار تھا جو اس کے دونوں ساتھی اس موٹی کا ساتھ دے کر اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔

"سالوں میں بدمعاش ہوں۔اور یہ ہتھنی کی بچی ٹھیک ہے۔۔۔ "

بلو کا کہنا تھا کہ وہ ایک بار پھر اسکی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

ارے سسٹر ریلیکس اسکو ہم دیکھتے ہیں۔۔۔اور بھائی آپ بھی تھوڑا سوچ سمجھ کر بولیں اتنی حسین "

" دوشیزہ کو کیسے کیسے القابات سے نواز رہے ہیں

ہانی اس موٹی کو بولتے آخر میں بلو سے مخاطب ہوا ہانی اور اسد باتوں سے ہی اس موٹی کو کوئی پڑھے لکھے اچھی فیملی کے لگ رہے تھے۔۔۔

یہ۔۔یہ موٹی گیند تم لوگوں کو نازک دوشیزہ لگ رہی ہے؟اندھے ہو کیا۔۔۔ "

"ہتھنی ہے یہ ہتھنی۔۔اچھا دھاری ہتھنی۔۔۔

بلو کھڑا ہوتا غصے سے بولا جو اسکی مار کھا کھا کر زمین پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس بار بلو بول کر تھوڑا پیچھے ہوا کیونکہ وہ ایک بار پھر اسکی طرف بڑھ رہی تھی اور بلو کا نازک دل اندر سے ڈر بھی رہا تھا۔۔۔

پھر ہانی اور اسد نے پیار سے سمجھا بجھا کر اسے وہاں سے بھیجا۔۔

پھر تھوڑا تھوڑا کر کے لوگوں کا جھنڈ بھی ہٹ گیا۔۔۔

ہانی اور اسد بلو کے دیکھ ہنسے جا رہے تھے۔۔ اور اب بلو ان سے ناراض ہو کر آگے نکل چکا تھا۔۔۔

****

" مجھے بھی دیکھنا ہے یار کیسا ہے وہ چور؟ باتوں سے تو کافی انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔ "

مائے فٹ اور اگر تمہیں اتنا شوق ہو رہا ہے نہ دیکھنے کا تو آج اس سے تمہیں ملوا دیتی ہوں کہتی ہوں "

"اس سے شادی کریں یہ آپ کو دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ پھر دیکھنا ساری زندگی اسے۔

رحمہ جل کر بولی اسنے آج صبح ہی فری پیریڈ میں مناہل کو ساری بات بتائی تھی اور جب سے اب تک وہ رحمہ کو تنگ کر رہی تھی۔

کبھی مسز چورنی تو کبھی مسز لوفر بول رہی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غائبانہ طور پر ہی سہی لیکن اس کا ذہن صبح سے اسد کے گرد ہی گھوم رہا تھا۔۔

" دکھنے میں کیسا ہے؟ "

جلدی جلدی رحمہ کے قدم سے قدم ملاتی وہ اسکے ساتھ ہوئی کیونکہ فلحال تو رحمہ ایسے چل رہی تھی جیسے ریس میں ہو۔

یہ اسکی عادت تھی جب اسے غصہ آتا تھا اسکی چلنے کی رفتار بڑھ جاتی تھی۔

" مجھے نہیں پتا "

لٹھ مار جواب۔

یار میں صرف ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔پتا تو چلے دکھنے میں کیسا ہے۔کیونکہ چور موالی گٹکا وغیرہ " "کھاتے ہیں نہ چھی انکے دانت دیکھ کر ہی الٹی آتی ہے۔

کندھے اچکا کر مناہل نے جھرجھری لی۔

" وہ گٹکا نہیں کھاتا۔اسکے دانت بلکل صاف تھے "

اسنے سرسری انداز میں اسکی بات کی تردید کی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اوہ اچھا پھر یقیننن شراب پیتا ہو گا تم نے ٹی وی میں دیکھا نہیں ہے ایسے چور اور ڈکیتوں کی آنکھیں " پیلی اور لال ہوتی ہیں۔۔ اسکی بھی ایسی تھیں کیا؟

"نہیں اسکی آنکھیں ایسی نہیں تھیں براؤں کلر کی تھیں لیکن کانچ جیسی صاف وائٹ تھیں۔۔ "

ایک بار پھر تردید کی آنکھوں کے سامنے اسکی مسکراتی زچ کرتی آنکھیں آئیں۔

" اچھا خیر ہے یار کالے پیلے رنگ پر صاف ستھرے دانت اور آنکھیں اور بھیانک لگتی ہیں "

مناہل نے ایک بار پھر جھرجھری لی۔

"اسکا رنگ کالا نہیں تھا۔ گورا ہے وہ گلابی گلابی۔۔ "

ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے اسکا دھوپ کی تپش سے لال ہوتا چہرا آیا۔

"اچھا خیر جو بھی ہو پر وہ لوگ جو تیل بھر کر چپ چپ کر کے جو بال بناتے ہیں نہ توبہ۔ "

مناہل نے ایک بار پھر اپنی ہنسی دبائی۔

"نہیں اسکے بال بھی براؤں کلر کے تھے اور تیل نہیں لگا تھا لیکن سلکی تھے۔ "

پرسوچ انداز میں وہ ایک بار پھر اسد کو تصور کرنے لگی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور قد کتنا تھا۔۔بونا تھا کیا۔۔ "

"اور یقینن تیلی جتنا پتلا بھی ہو گا۔۔

اب مناہل سے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

نہیں مجھ سے لمبا تھا میں آئی تھنک اسکے کندھے تک آ رہی تھی۔۔۔اور تیلی جیسا نہیں تھا نہ موٹا تھا نہ " پتلا۔ "

ماتھے پر بل ڈالے وہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔

اور پھر نظر مناہل پر گئی تو ماتھے پر ڈلے بل کھل گئے۔

وہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی لاکھ کوششیں کر کے بھی کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔۔

سیریسلی رحمہ لوفر تم اسے بولتی ہو پر لوفرانہ حرکتیں تو تمہاری ہیں۔ صحیح تو کہا تھا بے چارے نے کے " تم اسے تاڑ رہی تھی۔ دیکھو کیسے اسکا ایک ایک نقش رٹا ہوا ہے۔۔

ہنستے ہوئے وہاں سے بھاگی کیونکہ اب رحمہ اسے مارنے کے لیے اپنا بھاری رجسٹر اٹھا چکی تھی۔۔۔

* * * * * * * * * * * *

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" سوچ لے ہانی۔ موقع بار بار نہیں ملے گا۔ صرف دو تین تھپڑ کھانے کی بات ہے۔"

اسد نے اسے ایک بار پھر منانے کی کوشش کی۔۔

نہیں بھئی میرا خوبصورت چہرا مجھے عزیز ہے۔۔ "

"بلو کی طرح لڑکیاں چھیڑ کر میں اپنا کباڑا نہیں کروانا چاہتا۔۔

ہانی نے کان کو ہاتھ لگاتے بلو کو دیکھا جو اسکی بات سن کر تلملا گیا۔ لیکن بولا کچھ نہیں کیونکہ فلحال ناراضگی چل رہی تھی۔

ارے یار بلو کا چہرا تو پہلے ہی خراب تھا اسلیے اور برا الگ رہا ہے۔ تمہارا تو اتنا پیارا ہے دونوں گالوں پر " بھی نیل پڑ گیا تو برا نہیں لگے گا۔"

ہانی کو بولتے اس بار اسد نے بھی بلو کی ٹانگ کھینچی۔

اب کے بلو سے برداشت نہیں ہوا تو دونوں پر قہر برساتی نظر ڈال کر گھر سے باہر نکل گیا۔

"اب سیریس ہو ہانی۔ صرف تھوڑی دیر کی بات ہے پھر ایک مہینے تک میرا حصہ بھی تیرا۔ "

اسد نے دن بڑھائے پہلے پندرہ دن تھے اب مہینہ کر دیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پکا ہے کہ پورے مہینے تیرا حصہ بھی میرا ہو گا۔؟ "

" اسد:"ہاں پکا ہے

ٹھیک ہے لیکن یاد رکھنا کہ کوئی آس پاس نہ ہو اور تم بھی صرف دو تین تھپڑ مارو گے پر منہ پر نہیں "

"کمر پر وہ بھی ہلکے ہلکے۔۔

ہانی رضامند ہوا اور ساتھ ساتھ اپنی شرطیں بھی بتائیں۔۔

"او کے کتنے بجے چلنا ہے؟ "

"اسد:"بس ابھی ایک گھنٹا ہے

"ہانی:"ویسے قدرے بے کار آئیڈیا ہے۔ ہر سستا سڑک چھاپ عاشق یہی کرتا ہے۔

اسد نے اسے قدرے گھور کر دیکھا وہ اسے سستا سڑک چھاپ عاشق بول رہا تھا۔

نہیں میرا مطلب لڑکیاں یہی سمجھتی ہیں۔ بہت کومن ہے یہ۔ "

"تم کچھ نیا کیوں نہیں ٹرائے کرتے۔

"بکواس بند کرو جتنا بولا ہے اتنا کر دو۔۔ مشورے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد نے سنجیدگی سے بولا۔

ورنہ غصہ تو اتنا آیا تھا کہ منہ توڑ دے پر ابھی کام نکلوانا تھا وہ کہتے ہیں نہ وقت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔

ہانی کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا مطلب صاف تھا۔

مرضی ہے تمہاری میں نے تو بس مشورہ دیا ہے میری بلا سے جہنم میں جاؤ۔۔۔

****

آج چھٹی میں مناہل بھی اسکے باہر اسکے ساتھ کھڑی ہوئی۔

وہ اسد کو دیکھنا چاہتی تھی۔

تھوڑی دیر وہ باہر کھڑی رہیں پر جہاں روز اسد اسکا انتظار کرتا وہ جگہ خالی تھی۔

پھر ناچار مناہل نے اسے اللہ حافظ کہا اور دوسری طرف بڑھ گئی جہاں اسکا بھائی اسے لینے آیا تھا۔

رحمہ بھی سر جھٹکتی گھر کی طرف جاتے راستے پر چل دی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسے عجیب الجھن ہو رہی تھی وہ تقریباً روز اسکے پیچھے آرہا تھا انجانے میں ہی سہی پر اسکے پیچھے آنے سے اسے تحفظ محسوس ہوتا تھا۔

" شاید مجھے پاپا کو نہیں بتانا چاہیے تھا "

زیر لب بڑبڑائی۔

نہیں بلکل ٹھیک کیا میں نے کتنی بد تمیزی کر رہا تھا وہ۔ "

"اور پاپا کے بارے میں بھی بکواس کر رہا تھا۔

ناگواری سے کہتے اپنی سوچوں کو لگام ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

"پتا نہیں پاپا نے کیا؟ کیا ہو گا اسکے ساتھ۔ "

دیکھنے میں تو اچھا خاصہ پڑھا لکھا لگتا ہے۔ "

اور مناہل بھی تو سہی کہہ رہی اسکا حلیہ ویسا تو نہیں جیسا چور چماروں کا ہوتا ہے۔

"نہیں پر اسکی ڈریسنگ کیسی چھچھوری ہے۔

"میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں۔ میری طرف سے تو بھاڑ میں جائے چور کہیں کا۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اپنی ہی سوچوں سے جھنجھلا کر اسنے اپنی سوچیں جھٹکیں۔

لیکن بات کرنے کے انداز سے وہ چور نہیں لگتا۔ پڑھا لکھا لگتا ہے۔ "

"آہاں شاید روزگار نہ ملنے کی وجہ سے چوری شروع کر دی ہو گی۔

ہاں اس سوچ سے وہ مطمئن ہوئی تھی۔

پر روزگار کمانے کے لیے تھوڑی جدوجہد کر لیتا یہ کیا بات ہوئی کے چوریاں کرنا شروع کر دی اب "

"اگر ہر کوئی یہی کرنے لگ گیا تو ہو گیا پھر ملک نیلام۔

"اگر چوری چھوڑ دے اور اپنا ڈریسنگ سینس سہی کر لے تو قابل قبول ہو گا۔ "

"افف توبہ رحمہ وہ جیسا بھی ہے تم کیوں سوچ رہی ہو۔ مناہل نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔ "

اب کے اسے اپنی خود ساختگی پر غصہ آیا تھا ابھی وہ خود کو اور ملامت کرتی جب اسے اپنے عقب سے سیٹی کی آواز آئی۔

اپنا وہم سمجھ کر وہ آگے بڑھی جب ایک بار پھر سیٹی کی آواز آئی اور ساتھ میں کسی نے جملہ بھی کسا۔

اوہو جان من۔ اکیلے اکیلے باتیں کرتے ہوئے جا رہی ہو لگتا ہے کوئی اور سننے والا نہیں۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو ہم سے باتیں کر لو۔ کچھ اپنی سناؤ کچھ ہماری سنو۔

لوفرانہ انداز میں بولتے وہ کوئی اور نہیں ہانی تھا۔

جو چھچھورے پنے سے بولتے اسکے پیچھے چلنے لگا تھا۔۔

پل میں رحمہ کی پیشانی پر ننھے قطرے جمع ہوئے تھے۔

اسے اب واقعی اپنی کل کی غلطی پر شدت سے افسوس ہوا اسے اپنے پاپا کو اسد کی شکایت نہیں کرنی چاہیے تھی۔

اگر وہ کل شکایت نہ کرتی تو اسد ساتھ ہوتا اور ابھی یہ چھچھورا اسکا پیچھا نہ کر رہا ہوتا۔

اپنا ڈر کنٹرول کر کے وہ خود کو مضبوط ثابت کرتی جلدی جلدی چلنے لگی۔ البتہ اسکے چلنے اور بھاگنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔

اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کچھ لمحے کے لیے ہانی بوکھلا گیا پر جلد ہی خود کو نارمل کرتے وہ بھاگا اور رحمہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسکے اچانک سامنے آنے پر پہلے تو رحمہ بوکھلا کر فورا پیچھے ہوئی۔اب کے ڈر چہرے سے صاف عیاں تھا پر اس سے زیادہ ڈر ہانی کے چہرے سے ٹپک رہا تھا۔

وہ لڑکی چھیڑنے کا کام پہلی بار کر رہا تھا وہ بھی دن دھاڑے مانا کے گلی بلکل سنسان تھی یہاں کے بڑے بڑے گھر بھی بلکل ویران معلوم ہوتے تھے لیکن اگر سامنے کھڑی لڑکی ہی اسے پیٹنے لگ جاتی تو وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

رحمہ اسکا ڈر ضرور دیکھتی اگر وہ خود ڈری ہوئی نہ ہوتی۔

وہ آج تک ناولز میں پڑھتی آئی تھی کہ جو لڑکیاں اغواء ہوتی ہیں انکو کس جہنم میں پھینکا جاتا ہے۔وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی۔اب وہ کوئی ناول ہیروئن تو تھی نہیں جسے آخری لمحے میں ہیرو بچانے آجاتا۔

ایک چور جیسا ہیرو زندگی میں آیا تھا جسے اس نے خود ہی کل فارغ کروادیا تھا۔

کک۔۔کہاں بھاگ رہی ہو۔؟ "

"ڈر کیوں رہی ہو جان من میں چھیڑ دیتا۔اوہ مطلب میں چھوڑ دیتا ہوں۔

اسکی آنکھوں میں خوف کے ساتھ نمی دیکھ کر بامشکل ہانی نے اپنی گھبراہٹ پر قابو کیا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ورنہ ابھی اسکا اپنا دل بھی ننھے چوزے کی طرح زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔

اسنے یہ کام پیسوں کے لیے نہیں کیا تھا۔ اور وہ یہ کام کسی اور کے لیے کرتا بھی نہیں۔

اسد کا اس کے ساتھ مل کر یتیم خانے کے بچوں کے لیے کھانا بجھوانا اسد کا اس پر احسان تھا اور یہ اسد کا احسان اتارنے کا سنہرا موقع جسے وہ جانے نہیں دینا چاہتا تھا اور اسد رحمہ کے لیے کوئی غلط ارادے نہیں رکھتا تھا اتنا تو وہ جان چکا

تھا۔۔

دد۔۔دد۔دیکھو۔۔مم۔مجھے۔۔جانے۔دو۔۔مم۔۔مم۔ممیرے پپ۔پاپا۔۔پولیس میں۔ہیں "
"۔۔مم۔میں۔تم۔تمہیں۔جیل میں ڈلوا۔۔دونگی۔

پیچھے ہٹتے وہ چاہ کر بھی اپنے ڈر پر قابو نہیں کر پا رہی تھی۔

" ارے جا۔۔۔آہ "

اس سے پہلے کے ہانی جملہ مکمل کرتا اس کے سر پر زور سے کوئی چیز لگی اسنے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر ڈبایا تکلیف شدید تھی ہاتھ پر نمی محسوس کر کے اسنے ماتھے سے ہاتھ ہٹا کر دیکھا تو اسکے رہے سہے ہوش بھی اڑ گئے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاتھوں پر خون لگا تھا۔ہاتھ سے ہٹ کر نظر سامنے کھڑی گھبرائی ہوئی رحمہ پر گئی تو سب سمجھ آیا۔

رحمہ کے ہاتھ میں ایک درمیانی سائز کا پتھر تھا وہ خود بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔شاید وہ یہ نہیں چاہتی تھی پر اب تو ہو گیا تھا۔

اسنے صرف رحمہ کو نیچے جھکتے دیکھا پھر اسنے اتنی پھرتی سے پتھر مارا کے پتا ہی نہیں چلا۔

نن نہیں میں نے نہیں۔ "

وہ گھبراہٹ میں بے ربط جملے بولنے لگی ہاتھ میں پکڑا پتھر فوراً نیچے پھینکا۔

"میں۔۔میں۔۔میں بس ڈرا رہی تھی۔۔۔مم۔۔میرا ارادہ مارنے کا نہیں تھا۔

آنسو لڑھک کر گال پر گرا تھا۔

ہانی کو اپنی بے وقوفی پر شدید غصہ آیا اسنے احسان اتارنے کے لیے بھی یہ کام کرنے کی ہامی کیوں بھری؟

رحمہ کے آنسو اسے مزید شرمندہ کر رہے تھے۔

" ریلیکس میری بات سنو"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے رحمہ کی طرف ایک قدم بڑھا تو وہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔

"۔پیییچھ۔۔۔ پیچھے رہو۔"

اپنے آنسو صاف کرتے وہ اور ایک قدم پیچھے ہوئی۔

!تم۔۔مجھے۔۔غل۔۔۔۔ "

" اوہ شٹ سسس۔۔ آہ

وہ آگے کچھ بولتا جب اسے اپنی کمر میں درد کو احساس ہوا وہ نیچے کو جھکا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

دو سیکنڈ کے لیے تو ہانی بھی ڈر گیا سامنے اسد کھڑا اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اسکی اداکاری پر ہانی کا دل چاہا کہ اسے پوری دنیا کا سب سے بہترین ایکٹر ہونے کا اعزاز دے دے۔

لڑکی چھیڑ رہا ہے۔۔اور وہ بھی اسے۔ "

اسکا گریبان پکڑ کر اسنے ہانی کو گھمایا اب ہانی اور رحمہ کے بیچ وہ تھا رحمہ کی طرف اسد کی پشت تھی اور آگے سے اسنے ہانی کو گریبان سے پکڑ رکھا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رحمہ کے دل کو ڈھارس ہوئی تھی۔ اسد اسکی دعا بن کے نازل ہوا تھا۔ آج پہلی بار اس چھچھورے کی موجودگی رحمہ کے لیے خوشی کا باعث تھی۔

"ایک اور مارونگا بھاگ جانا "

اتنی آہستگی سے کہا تھا کہ اگر رحمہ دو قدم پیچھے ناہٹتی تو سن لیتی۔

اور پھر بولتے ساتھ اسد نے اسے ایک تھپڑ مارا اسکے تھپڑ کے لیے ہانی جو پہلے سے تیار کھڑا تھا اسکا سر گھوم گیا تھا اسنے اتنا شدید تھپڑ ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا جتنا شدید پڑا لیکن پھر بھی جلدی سے اسد کو دھکہ دیا جس سے جان کر کے یا اچانک جو بھی تھا اسد نیچے گر گیا۔

اور ہانی موقع کو غنیمت جان کر فوراوہاں سے بھاگا۔

" ابے رک سالے۔۔بھاگتا کہاں ہے رک"

وہ چلاتے ہوئے اٹھنے لگا لیکن ہانی اسکی بات ان سنی کرتا جلدی جلدی بھاگتے گلی کراس کرنے ہی والا تھا جب کسی سے ٹکرا ایا۔

وہاں سے اسی کی طرح اچھی قد و قامت کے دو مرد آرہے تھے ان سے ٹکرا کر وہ رکا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد کی آواز وہ سن چکے تھے اور اسد کے پیچھے کھڑی روتی ہوئی رحمہ کو بھی دیکھ چکے تھے۔ اور اب ہانی کے ماتھے سے نکلتا خون اور اسے بھاگتے دیکھ وہ لمحوں میں معاملا سمجھے تھے۔ ہانی انکے برابر سے بھاگنے لگا جب ان میں سے ایک نے اسکا بازو پکڑ کر پیچھے دھکہ دیا۔

ہانی بوکھلا کر پیچھے ہوا۔

دل میں خطرے کی گھنٹی بجی۔

سینے میں دھڑکتا دل نازک چڑیا کی طرح ہوا تھا کہ تھوڑا اور زور سے دھڑکہ تو پھٹ جائے گا۔

وہ اتنا کمزور نہیں تھا کے اتنی جلدی ڈرتا پر جو وہ کرچکا تھا (رحمہ کو جو چھیڑا تھا) وہ ڈر گیا تھا۔ اُفف اگر کسی کو پتا چل جاتا کے ریحان شاہ نے لڑکی چھیڑی ہے تو وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔

"کیا کر کے بھاگ رہا ہے"

اب کے ہانی کے ساتھ ساتھ اسد بھی بوکھلایا۔

سارا کھیل ہی الٹ گیا تھا۔ اب تو وہ ایسی سچویشن پر خود بھی پریشان ہوگیا۔ ہوش میں تب آیا جب سامنے کھڑے مردوں نے ہانی کو ایک کے بعد ایک مارنا شروع کیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد بوکھلا کر آگے بڑھا جب ڈر سے اچانک رحمہ نے اسکی بازو پکڑی۔ اسنے ایک نظر رحمہ کے خوفزدہ چہرے کو دیکھا پھر کسی کے کراہنے کی آواز پر پیچھے مڑا کیونکہ کراہنے کی آواز ہانی کی نہیں تھی۔

پیچھے مڑنے پر جو نظارہ اسد نے دیکھا اسکا منہ کھل گیا۔

ہانی بڑی مہارت سے ان دونوں مردوں کو پیٹ رہا تھا۔

وہ دونوں جب پیچھے ہٹ کر بھاگنے لگے تو ہانی نے ایک غصے بھری نگاہ اسد پر ڈالی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اسد نے گہری سانس لی شکر تھا کہ ہانی خود بچ گیا تھا ورنہ آج اسے بچانے میں یقیناً وہ رحمہ کے دل پر چڑھنے سے پہلے ہی اتر جاتا۔

اسنے ایک بار پھر رحمہ کو دیکھا اور اسکا ہاتھ جو اسد کے بازو پر رکھا تھا اسے دبایا رحمہ جیسے ہوش میں آئی اور فوراً اسد کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔

جھینپ کر اسنے اپنی نظریں پھیر لیں۔

وہ شکریہ کرنا چاہتی تھی پر الفاظ نہیں مل رہے تھے ڈر بھی تھا کہ شاید اسکے پاپا نے کچھ نا کیا ہو ورنہ الٹا وہ ذلیل ہی ہو جاتی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسلیے خاموشی سے آگے چل دی اور اسد اسکے پیچھے اسے گھر تک چھوڑنے گیا اور پھر اسکے اندر جانے کے بعد وہ فاتحانہ انداز میں مسکراتے مڑ گیا۔

رحمہ کے چہرے پر وہ شرمندگی دیکھ چکا تھا ہانی کا تھوڑا نقصان ہوا پر تیر بلکل نشانے پر لگا تھا

****

"رحمان جتوئی ہوں میں۔ میرے لیے اتنا مشکل نہیں ہے اس معاملے سے نکلنا لیکن اسکے لیے میں کتنا بھیانک ثابت ہو سکتا ہوں وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکے گا "

رحمان جتوئی سامنے بیٹھے وکیل کو غصے میں جتا کر بولا۔

سارے ثبوت وہ مٹا چکے تھے۔

گواہوں کو خرید چکے تھے اور جو بکنے والے نہیں تھے انہیں ڈرا چکے تھے۔

ہر انسان کی کمزوری ضرور ہوتی ہے جسکو اکثر طاقتور انسان اپنا ہتھیار بناتا ہے پر یہ بھول جاتا ہے کہ جس نے طاقت دی ہے وہ طاقت چھین بھی سکتا ہے۔

سر لیکن رومان شاہ بکنے والا نہیں ہے۔ آپ سے پہلے بھی اکثر لوگوں نے کوشش کی ہے۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسی لیے اس پر جان لیوا حملے بھی ہوئے ہیں۔ پر اللہ نے جس کی زندگی لکھی ہو اسے کون موت دے سکتا ہے۔

"اور اسکی کوئی کمزوری بھی نہیں ہے جس پر پاؤں رکھا جاسکے۔

غلط بول رہے ہو۔۔ میں نہیں مانتا کے اسکی کوئی کمزوری نہیں۔۔ ہر انسان کی کوئی نہ کوئی کمزوری " لازم ہوتی ہے۔ اور رومان شاہ کی بھی ضرور ہے۔

پر وہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہے اپنی کمزوری کو اسنے پوشیدہ رکھا ہے۔ لیکن اس بار اسکے مقابل بھی رحمان جتوئی کھڑا ہے۔"

نفرت سے کہتے رحمان جتوئی باہر نکل گیا اندر صوفے پر بیٹھا وکیل پر سوچ نظروں سے ڈرائنگ روم کے دروازے کو تکنے لگا جہاں سے ابھی رحمان جتوئی نکلا تھا۔

اگر وہ یہ کیس جیت جاتا تو اسکی دنیا بدل جاتی۔

ایک تو یہ کہ رحمان جتوئی سے اچھا خاصا معاوضہ ملتا دوسرا یہ کے رومان شاہ سے کیس جیت جانے پر ہر کوئی کیس لڑوانے اسی کے گرد چکر کاٹتا۔

رحمان جتوئی کی باتوں سے اسے یک گونا سکون ملا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

****

"معافی نہیں ملے کی تمہیں رجب جتوئی۔ کبھی معافی نہیں ملے گی۔ "

میری زندگی اجاڑی ہے تم نے اپنی جلن میں۔ وہ میرا شوہر تھا یہ جانتے ہوئے بھی کیسے مار سکتے تھے "

"بھائی آپ اسے۔

نفرت سے بولتی آخر میں عزا بے بسی اور تکلیف سے رو دی۔

اسکی بڑی بڑی آنکھیں بے انتہا رونے کی وجہ سے اب سوجھ کر چھوٹی چھوٹی ہو چکی تھیں۔

اسکے پاس کوئی نہیں تھا جس سے وہ اپنا درد شیئر کر سکتی۔ لیکن اسے کسی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

وہ اللہ سے اپنی تکلیفیں رو رو کر بیان کرتی تھی۔ جانتی تھی اللہ کے سامنے گرا ایک آنسو بھی ضائع نہیں ہوتا۔

وہ اللہ سے اپنے شوہر کا انصاف مانگ رہی تھی۔

اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکا بھائی اس سے نفرت اور جلن میں اس قدر آگے نکل گیا کے ایک انسانی جان لے لی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم آج نہیں تو کل۔ کبھی نہ کبھی تو حساب ضرور دو گے رجب جتوئی میں تمہیں اپنا خون معاف کر دیتی "

"پر اپنے شوہر کا کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی بھی نہیں۔۔

آنسوؤں کا گولا اسکے حلق میں پھنسا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس تکلیف کے ساتھ ساری زندگی کیسے گزارے گی۔

کیسے رہے گی وہ ایان کے بغیر۔

کیسے رہے گی اسکے قتل کا بوجھ اپنے دل پر لے کر۔

****

وہ کالج سے سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔ اندر سے کمرا لاک کر کے وہ ایسے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

دل کی رفتار ابھی بھی تیز تیز تھی۔ ہاتھ بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔

آج کا ہوا سین کسی فلم کی طرح نظروں کے سامنے گزر رہا تھا۔

اچانک اسے اپنا آپ کسی ناول کی ہیروئن کی طرح لگا۔

ہاں ناول میں بھی تو یہی ہوتا ہے ہیروئن مصیبت میں ہوتی ہے اور ہیرو اسے آکر بچالیتا ہے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

افففف کیا واقعی اسکے ساتھ ناولز کی ہیروئن جیسا سین ہوا تھا۔ تو پھر اس نے انجوئے کیوں نہیں کیا؟

نہیں نہیں وہ انجوئے کرنے والا سین تھوڑی تھا۔ بیچاری ناولز کی ہیروئنز بھی سہی ڈرتی ہونگی۔ مجھے تو "

بس چھیڑا ہے بیچاریوں کے ساتھ تو زبردستی شادی بھی کرلیتے ہیں اور بدکرداری کا الزام بھی انہیں پر

۔

"صرف سننے میں اچھا لگتا ہے ورنہ بیچاریوں پر کیا گزرتی ہوگی۔

جس ناول لائف کو وہ اپنی ڈریمی لائف سمجھتی تھی آج والے واقعے کے بعد وہ اسی سے جھرجھری لیتی

کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

ایک بار پھر سارا سین کسی فلم کی طرح اسکے ذہن میں گھوما۔

"تو کیا میرا ہیرو اسد ہے۔؟ "

وہ اچانک چونکی۔ ہاں وقت پر اسے بچانے کے لیے تو اسد ہی آیا تھا تو کیا اسکا ہیرو اسد تھا۔؟

"نہیں وہ کیسے۔ وہ تو چور ہے؟ "

لیکن فلموں میں بھی تو ہیرو چور ہوتے ہیں۔ اتنی ساری فلمیں ہیں ایسی جس میں ہیرو چور تھے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دماغ نے کوئی مضبوط دلیل دینے کی کوشش کی۔

اسد کے لیے اسکے جذبات بدل رہے تھے۔ یہ جذبات تو پہلے سے ہی بدل گئے تھے پر اسے قبول کرنا اسنے آج شروع کیا تھا۔

ہاں اور لازم تھوڑی ہے چور ہے تو چور ہی رہے۔ پڑھا لکھا ہوا تو کوئی جاب بھی کر سکتا ہے۔ "

"اور ویسے بھی لمبا چوڑا انسان ہے۔ بولنے کے انداز اور عادتوں سے بھی چور نہیں لگتا۔

اچانک اسکا ذہن الجھا۔

چور تو وہ واقعی نہیں لگتا تھا۔

کہیں سیکریٹ پولیس آفیسر تو نہیں؟ آہاں یہ پہلے کیوں نہیں آیا میرے ذہن میں ہاں وہ یہ ہو سکتا "

"ہے۔ ناولز میں بھی تو یہی ہوتا ہے۔۔۔

اچانک وہ پرجوش ہوئی۔

" او تیری خیر اگر واقعی ایسا ہوا تو۔ پر میں نے تو اتنی بدتمیزی بھی کر لی "

اچانک خوشی ماند پڑی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"خیر اگر سچ مچ محبت کرتا ہوا تو کچھ نہیں کہے گا "

خود ہی جواز پیش کر کے وہ اٹھ گئ اور الماری سے اپنے لیے ڈریس نکال کر فریش ہونے چلی گئ۔

* * * * * * * * * * * * * * *

"آہ یہ کیا؟ کیا سالے۔۔ "

اسد جو دروازہ کھلا دیکھ کر اندر گھسا ہی تھا منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے دروازے سے ٹکرایا۔

یہ۔۔؟ یہ تو ایک تھپڑ ہے ابھی تو بہت باقی ہیں۔۔ "

اتنی زور سے مجھے مارا کمینے اب تک جبڑے میں درد ہو رہا ہے۔۔

"اور وہ معصوم لڑکی اتنی معصوم تھی کے میرا سر پھاڑ دیا۔۔

اس نے اپنی پٹی پر ہاتھ رکھا۔۔

جہاں رحمہ نے پتھر مار کر اسکا سر پھاڑا تھا۔

" ہاں تو ڈیل کے حساب سے پیسے لے لینا نہ "

اسد کو تھپڑ کھانے کے بعد بھی ہانی کو دیکھ ہنسی آ رہی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" ارے بھاڑ میں گئے تیرے پیسے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا چہرے پر نہیں لگنی چاہیے "

بولتے ساتھ ہانی اسکے اوپر جھپٹا۔

اسد نے بروقت اسکو قابو کیا ورنہ جس طرح ہانی اور بلو کا چہرا نیلا پیلا ہو رہا تھا ہانی اسکا بھی کر دیتا۔۔

"ریلیکس یار تو ایسے بھی اچھا لگ رہا ہے۔۔ "

اسد اسکے ہاتھ کمر پر باندھتا بولا۔

"تو چھوڑ تو سہی قسم لے لے اس سے بھی اچھا کرونگا۔ تیرا۔ "

ہانی تپ کر بولا۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں یار رحمہ کو میں ایسا ہی اچھا لگونگا اور کوئی اتنا بد نما نہیں لگ رہا ایک دو دن " میں ٹھیک ہو جائے گا اور ویسے بھی کرائے کے غنڈوں کو پیسوں سے مطلب ہوتا ہے چہروں سے نہیں ۔۔"

بولتے ہوئے اسنے ہانی کا ہاتھ چھوڑا۔

"کیا؟؟ کرائے کا غنڈہ میں غنڈہ ہوں؟ "

ہاں کرائے کے غنڈے ہی ہو۔۔ "

"پیسے لیکر تم نے یہ کام کیا ہے اگر فری میں دوست کی حیثیت سے کرتے تو نہیں بولتا ایسا

اسد نے کندھے اچکائے۔

" لعنت بھیجتا ہوں میں پیسوں پر رکھو اپنے پاس ہی "

ہانی جل کر بولا۔پہلے ہی رحمہ کو چھیڑنا اسے ملال میں مبتلا کر رہا تھا اوپر سے یہ غنڈے کا لقب

" اوکے تھینک یو میرے دوست "

بولتے ہوئے اسد گھر سے نکل گیا۔ہانی منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

****

عجیب زندگی ہے بلو تیری۔۔ "

نا نوکری نہ چھوکری۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب اگر چھوکری چاہیے تو پہلے نوکری ڈھونڈنی پڑیگی ورنہ چھوکری نہیں ملے گی۔اور نوکری مجھے کوئی دے گا نہیں اور اگر کسی نے نوکری نہیں دی تو کوئی چھوکری بھی نہیں دیگا۔زندگی نوکری اور چھوکری کے گرد گھومتی ہے۔۔

اب کیا میں ساری زندگی ان دو چھچھوروں کے ساتھ رہونگا؟

نہیں وہ دونوں کے ساتھ ساری زندگی میں نہیں رہ سکتا۔

وہ خود سے ایسے تبصرہ کررہا تھا گویا وہ دونوں اس کے ساتھ رہنے کو تڑپ رہے ہوں۔

ہمم کچھ سوچ بلو؟اگر شادی ہو جائے اور میری ایک پیاری سی بیوی ہو جسکے نازک اور پیارے

پیارے پ ہاتھ ہوں اور وہ اپنے ان پیارے ہاتھوں سے میرے لیے مزے دار کھانا بنائے اور پھر اپنے نازک ہاتھوں سے مجھے کھلائے تو مزہ آجائے گا۔۔

اتنا حسین تصور میں وہ اپنی بیوی کو ہانیہ عامر تصور کررہا تھا۔اف اگر ہانیہ عامر کو پتہ چلتا تو وہ خودکشی کر لیتی۔

واہ رے بلو اور بلو کے خواب۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ابھی انہیں سوچوں میں مگن چل رہا تھا جب کسی کے کراہنے کی آواز آئی اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بوڑھی عورت اپنے ایک ہاتھ میں برف کی تھیلی اور دوسرے میں آٹا لیے چل رہی تھی۔

بلو نے رحم دلی سے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا اور انکے ہاتھ سے تھیلی لینی چاہی جو اس عورت نے " باآسانی تھمادی۔

اور پھر بلو کو اپنا گھر بتا کر اسکے ہمراہ چلنے لگی۔

اس عورت کا گھر بلو کے گھر کی پچھلی گلی میں تھا۔وہ لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی یہاں شفٹ ہوئے تھے۔

بلو انکو گھر تک لایا۔

گھر کے باہر تالا لگا تھا۔

اس عورت نے تالا کھولا اور بلو انکے ساتھ اندر آگیا۔

وہ گھر بلو کے گھر سے کچھ بہتر تھا۔ایک کمرے کچن باتھروم اور چھوٹا سا سہن۔

گھر میں سامان بھی مختصر معلوم ہوتا تھا۔

"آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلو وہیں سہن میں کھڑا ان سے سوال کرنے لگا۔

نہیں میری بیٹی بھی رہتی ہے میرے ساتھ۔ "

ٹیچر ہے۔یہیں قریبی اسکول میں ٹیچر لگی ہے۔

وہ صبح چلی جاتی ہے اور دوپہر میں آتی ہے۔

پھر واپس آکر گھر کی صفائی کھانا بنانا اور پھر اسکول کا کام۔

میری نازک سی بچی ہے اور اپنے نازک کندھوں پر اتنی بھاری زمہ داریاں اٹھائی ہیں۔

اب تو وہ فارغ وقت میں بچوں کو ٹیوشن دینے کا سوچ رہی تھی۔

"میں نے منع کر دیا۔ویسے ہی چھٹانک بھر کی ہے میری بچی اور مزید بوجھ نہیں ڈال سکتی اس پر

وہ عورت کولر میں برف ڈال کر پھر اس میں پانی بھرتے مستقل بولے جارہی تھی۔شاید وہ بہت زیادہ باتونی تھی یا عمر کا تقاضہ تھا یا پھر سارا دن بولنے کے لیے کوئی ہوتا نہیں ہوگا تبھی اس کے سامنے اتنا بول رہی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلو اسکے نازک بولنے پر جھجھکا تھا اسکا ذہن اپنی سوچوں میں نظر آتی ہانیہ عامر کی طرف گیا تھا اور پھر اسنے اس عورت کی بیٹی کو بھی ویسا ہی تصور کیا۔۔

"ابھی تو اسکے آنے میں وقت ہے۔ آج کہہ رہی تھی کے ٹیچرز کی میٹنگ ہے اسلیے دیر سے آئے گی۔ "

"بہت خاموش طبع ہے میری بیٹی یا پھر زمہ داریاں اٹھا اٹھا کر خاموش اور سنجیدہ ہو گئی ہے۔ "

وہ عورت افسوس سے بول رہی تھی اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ بلو کو رحم آیا ورنہ آج تک وہ صرف خود کو قابل رحم سمجھتا تھا۔

چھوٹی تھی جب اسکے باپ بھائی کا انتقال ہو گیا۔۔ "

میں جیسے تیسے کما کر اسے پالا اور اسکو تعلیم دلوائی۔

بارویں پاس ہے وہ۔

انہوں نے خوشی سے بتایا جیسے وہ بہت پڑی لکھی ہو۔

اسکے بعد میری طبیعت خراب رہنے لگی۔ تو پھر اسنے جاب شروع کر دی۔

ہمارا پچھلہ محلہ بہت اچھا تھا ملنسار لیکن وہی بات ہے ایک بوڑھی عورت کے ساتھ جوان خوبصورت لڑکی کیسے اکیلے رہ سکتی ہے۔ اب میں بوڑھی جان کہاں سے اسکی حفاظت کرونگی۔۔

بلو خاموشی سے انہیں سن رہا تھا اسے اس نازک لڑکی پر رحم آنے لگا۔

"اکیلی عورت کبھی سکون سے نہیں رہ سکتی پتا نہیں میری نور کا کیا ہو گا۔ "

بلو نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا ضرور وہ اپنی بیٹی کا نام لے رہی تھیں۔ کتنا پیارا نام تھا نورر۔۔

"میں نے تم سے تو پوچھا ہی نہیں۔ کہاں رہتے ہو کیا کرتے ہو۔ "

اتنی دیر پٹر پٹر بولنے کے بعد انہیں بلو کا خیال آیا۔

بلو اب بھی انکے چھوٹے سے صحن میں کھڑا تھا۔

مم۔۔میں۔ میں فلحال کچھ نہیں کرتا۔ کوئی کام نہیں ہے۔۔بے روزگار ہوں۔ پر نوکری میں ڈھونڈ رہا ہوں جلد مل جائے انشاءاللہ۔۔"

فورا سے تردید کی اپنے بارے میں وہ غلط رائے قائم نہیں کروانا چاہتا تھا۔

میں یہیں بگل والی گلی میں رہتا ہوں۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کوئی نہیں کام کا کیا ہے مل ہی جاتا ہے۔ "

" تم بیٹھو میں تمہارے لیے چائے لاتی ہوں

بول کر انہوں نے سہن میں بچھی چٹائی کی طرف اشارہ کیا اور کچن کی طرف بڑھنے لگیں جب بلو نے انہیں منع کر دیا اور کام کا بول کر باہر نکل گیا۔

انہوں نے بلو کو آتے جاتے رہنے کا بولا تھا اور اب بلو کا اپنا بھی یہی ارادہ تھا۔۔

اب وجہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ماشاءاللہ سے سب سمجھدار ہیں۔

****

"سر میں اندر آجاؤں "

رحمان جتوئی کا گارڈ انکے آفس کے دروازے پر کھڑا تھا۔

"ہاں آؤ۔۔بتاؤ کیا خبر ہے؟"

فائل ٹیبل پر رکھ کر وہ گارڈ کی طرف متوجہ ہوا۔

سر میری رومان شاہ کے سیکرٹری سے بات ہوئی ہے۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" رومان شاہ آپ سے میٹنگ کے لیے تیار ہیں۔

"آہ گریٹ کل بلالو پھر میٹنگ کے لیے "

فاتحانہ مسکرا کر وہ کرسی سے پشت ٹکا گیا۔

اسکو یقین تھا کہ رومان شاہ اس سے ضرور ملاقات کریگا۔

سر رومان شاہ کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ کام آپکا ہے تو آپکو ہی ان سے ملنے آنا پڑیگا۔ کل صبح نو بجے "

" کی ٹائمنگ دی ہے انہوں نے

گارڈ کی بات سن کے رحمان جتوئی کی مسکان سمٹی لیکن خاموش ہو گیا غرض اسکی اپنی تھی۔

" ٹھیک ہے "

مختصر بول کر اس نے گارڈ کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا۔

****

رحمہ کالج سے باہر نکلی ادھر ادھر نظر دوڑا کر اسد کو تلاش کرنے لگی۔

جب وہ اسے کچھ دور مسکراتا ہوا نظر آیا۔ رحمہ کے ہونٹوں پر بھی خود بخود مسکراہٹ آگئی۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سوچ چکی تھی کہ چور ہے تو کیا ہوا کوئی پیدائشی تو چور نہیں ہوتا۔ پڑھا لکھا ہے اپنے پاپا سے بول کر اسے جاب دلوا دے گی اور رہی ہلیے کی بات تو اسکا حلیہ بھی درست کروا دے گی۔

اسد اسکو دیکھتا مخالف سمت بڑھ گیا۔

پہلے رحمہ کے زہن نے انکار کیا۔ پر پھر سوچا کہ اگر اسے کچھ غلط کرنا ہوتا تو وہ روزانہ جس راستے سے گزرتی تھی وہ سنسان تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

اور اب جہاں وہ جا رہا تھا وہ تو رش کا ایریا تھا۔

کچھ سوچتے اسنے اسد کے پیچھے قدم بڑھا دیے۔۔

اسد چلتے چلتے کالج سے تھوڑے دور بنے پارک میں چلا گیا۔ رحمہ بھی اسکے پیچھے پارک میں چلی گئی۔۔

اسد ایک بینچ پر بیٹھ کر رحمہ کا انتظار کرنے لگا وہ جانتا تھا کہ وہ اسکے پیچھے ہی ہے۔ گھسا پٹا ہی صحیح پر اسکا آئیڈیا کام کر گیا تھا۔

رحمہ اسکے پیچھے کھڑی سوچ رہی تھی کہ کیسے بات کرے اسکو اتنا نا سوچنا پڑتا اگر وہ اپنے پاپا سے اسد کی شکایت نہ کرتی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں آپس میں مصروف تھے کسی نے محسوس ہی نہیں کیا کہ کوئی انکا کب سے پیچھا کر رہا تھا اور ابھی بھی شیطانی مسکراہٹ لیے انہیں ہی دیکھ رہا تھا پھر کچھ سوچتے وہ انکی طرف بڑھا۔

" سلام بھیا جی۔۔۔کیا حال ہیں۔؟۔بھابی پٹ گئیں "

ہانی اسد کے برابر میں اس طرح بیٹھا کہ رحمہ کو یہ بلکل اتفاق لگے۔جب کے رحمہ جو کیسے بات کروں میں الجھی تھی اسی غنڈے کو اسد سے مخاطب دیکھ منہ کھل گیا اور پھر غصے سے دماغ گھوم گیا۔

دوسری طرف اسد نے غصے سے ہانی ہو دیکھا شاید نہیں یہ یقیناً جان بوجھ کر کیا تھا۔

"!ارے بھابی جی آ۔۔۔آ۔آپ یہاں۔۔وو۔۔وہ۔۔میں۔۔۔نے آپکو دیکھا نہیں سور۔۔۔ "

منہ پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

وہ فوراً سے سامنے آئی اسد کو گھورنے لگی تھی جب ہانی نے اپنے پلین کی کامیابی پر آخری پتہ پھینکا پر کام الٹا ہی ہو گیا اور اسکا اپنا منہ ہی لال ہو گیا۔

اسد کو غصے سے گھورتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

ہانی گال پر ہاتھ رکھے حیران پریشان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ تھپڑ تو اسد کے منہ پر پڑنا چاہیے تھا پھر اسکے منہ پر کیسے۔

ایک غصے بھری گھوری ہانی کو نواز کر اسد بھی رحمہ کے پیچھے بھاگا۔۔

****

آج پھر بلو اسی بوڑھی خاتون کے گھر پر موجود تھا وہ تین چار دن سے روز دن میں دو دفع یہاں چکر لگاتا تھا۔۔

پر جس مقصد کے لیے چکر لگاتا تھا وہ بے کار تھا۔

اسے نور دکھتی ہی نہیں تھی یا تو پھر اسکی ٹائمنگ اتنی غلط تھی آنے کی کہ وہ ہوتی ہی نہیں تھی۔۔

اب بلو اور اس بوڑھی کی بھی کافی اچھی بات چیت ہو چکی تھی۔

"شادی کرنے کا کیا ارادہ ہے بلو تمہارا؟ "

بوڑھی کی بات پر بلو نے انہیں دیکھا۔۔

شادی تو کرنی ہے پر مجھ گنوار کو کون اپنی لڑکی دیگا جب کے میرے پاس کوئی نوکری بھی نہیں ہے۔۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چہرے پر معصومیت اور بے بسی سجائے وہ خود کو لاچار ثابت کر رہا تھا ورنہ تاریخ گواہ تھی کہ بلو نے اپنی مرضی سے نہیں پڑھا اور نوکری ڈھونڈنے کی کوشش کرنا بھی وہ حرام سمجھتا تھا۔

"بیٹا نوکری کا کیا ہے وہ تو لگ ہی جاتی ہے اور پیسہ تو ویسے بھی عورت کے نصیب سے آتا ہے۔ "

وہ عورت بڑی سمجھداری سے بولیں۔

"لیکن یہ زمانہ تو نہیں سمجھتا نہ ؟ "

بے بسی کی ایکٹنگ کرتے کرتے وہ واقعی خود کو مظلوم سمجھنے لگا تھا۔

زمانے کا سوچنا چھوڑو بلال۔ "

یہ زمانہ کسی کو خوش دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔

میں یہ کہتی ہوئی مناسب تو نہیں لگونگی لیکن کہہ دیتی ہوں۔۔میری بیٹی بہت پیاری ہے۔۔

معصوم سمجھدار گھر گھرستی والی۔۔پڑھی لکھی خوبصورت۔

میں آج کل بیمار رہتی ہوں اور میری زندگی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے۔اگر تم مجھے اپنی بڑی سمجھتے ہو "تو نور کے لیے میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور پھر بس بلو کا دل کیا کے وہ وہیں پر ہی لڈیاں ڈالنا شروع کر دے اونٹ بلکل صحیح کروٹ بیٹھا تھا۔۔

لیکن اپنی خوشی کو ضبط کر کے تحمل سے بولا۔

"آپ بڑی ہیں خالہ آپ اگر یہ چاہتی ہیں تو میں آپکو مایوس نہیں کرونگا۔ "

بولتے ہوئے وہ گردن جھکا گیا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ خالہ کو پتا چلے کہ وہ کتنا ااااخوش ہے۔

ٹھیک ہے بلال پھر ایک کام کرو پرسو جمعہ ہے سادگی سے نکاح اور رخصتی کر لو۔ پھر ولیمہ جب جیسے تمہیں مناسب لگے۔

"کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کے میں کوئی احتمام کر سکوں۔ یا جہیز دے سکوں

بلو کو وہ شرمندہ لگیں۔ اب اپنی نور کی ماں اسے شرمندہ اچھی نہیں لگی۔۔

ارے خالہ آپ میری ماں کے برابر ہیں بلکل فکر نہ کریں۔ "

"مجھے جہیز میں کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔

بلو کے بولنے پر خالہ مسکرا دیں

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ نور سے پوچھ لیتیں کہیں اسے تو کوئی مسئلہ نہیں؟ "

دھڑکتے دل سے بولتے اسنے دل سے دعا کی تھی کہ نور بھی رضامند ہو۔

تم سے بات کرنے سے پہلے میں اس سے بات کر چکی ہوں بلال اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میرا ہر"

"فیصلہ اسے عزیز ہے

بس اب تو بلو سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا اسلیے خالہ سے اجازت لے کر نکل گیا۔

پھر کسی کی موجودگی کی پرواکیے بغیر لڈیاں ڈالتے وہ اپنے گھر گیا۔

اسے اس طرح لڈیاں ڈالتے دیکھ ہانی کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا یا پھر کسی نے مفت میں ایک پلیٹ بریانی دی ہو گی

۔

دوسری طرف اسد جو ہانی سے تپا بیٹھا تھا حیرت سے بلو کو دیکھنے لگا۔

"!ہماری شادی میں ابھی باقی ہیں ہفتے چار۔۔ چار۔۔۔ "

"ابے او پاگل ہو گیا ہے کیا۔؟ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی تپ کر بولا۔

"ہاں پاگل تو میں ہو گیا ہوں خوشی سے اور اب تم لوگ بھی ہو گے پاگل لیکن صدمے سے۔۔ "

اتنا بول کر بلو پھر لڈیاں ڈالنے لگا۔

" نہیں ہم بریانی کی پلیٹ نہ ملنے پر نہیں روئینگے۔اب دماغ مت خراب کر "

اسد بھی جل کر بولا۔پہلے ہی اسکا کام خراب ہو چکا تھا اور اوپر سے اب یہ بلو۔

" ارے بریانی کی پلیٹیں تو اب بلو تمہیں کھلائے گا۔۔۔اپنی شادی کی "

ہانی اور اسد دونوں چونکے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"اور پھر ہانی کے پوچھنے پر بلو نے انہیں سب بتا دیا۔ "

اور واقعی ہانی کو صدمہ لگا۔

"تو نے دیکھا ہے نور کو؟؟ "

ہانی نے افسوس سے پوچھا۔

ہاں دیکھا ہے۔۔افف یار اپنے نام کی طرح حسین ہے۔۔نازک۔گوری چٹی۔پڑھی لکھی سلجھی "
ہوئی۔

"اور ہاں نور نہیں بھابی بول بھابی

جتا کر بولتے بلو چارپائی پر چوڑا ہوتا لیٹ گیا۔

ایک میں ہی بدنصیب ہوں اس دنیا میں۔۔نہ نوکری ملتی ہے نہ چھوکری۔۔مطلب حد ہو گئی اس "
بڑھیا کو یہ کالا دکھ گیا۔۔اسکو اپنی بیٹی تھما دی۔۔

" مجھ جیسے لڑکوں پر تو نظر ہی نہیں ڈالتا کوئی

ہانی تیز تیز دہائیاں دے رہا ہر جگہ اسی کے ساتھ ناانصافی کیوں؟

تمیز سے بڑھیا مت بول میری ہونے والی ساس ہے۔۔اور کالا ہوں یا پیلا لیکن تجھ سے زیادہ حسین "
"ہوں جبھی میری شادی ہو رہی ہے اور تو کنوارا ہے اب تک۔

ناگواری سے بولتا بلو ناک چڑھا گیا۔

اسد بے زارگی سے انہیں دیکھنے لگا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جو دوسروں کے کام میں روڑے اٹکاتے ہیں نہ وہ خود بھی ایسے ہی لٹکے رہتے ہیں۔ "

آج والی بات پر ہانی کو جتاتا وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔

****

صبح نو بجے سے رحمان جتوئی رومان شاہ کے آفس میں بیٹھا تھا اور اب دس بجنے میں پندرہ منٹ تھے جب دروازہ کھول کر وہ گرے ڈریس سوٹ میں اندر آیا۔ وہی شاہانہ چال سیاہ چمکتی آنکھیں ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے۔

بس فرق یہ تھا ماتھے پر پٹی بندھی تھی۔

اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھتا وہ رحمان جتوئی کو دیکھتے مسکرا دیا۔

خیریت آج ملک کی معروف شخصیت رحمان جتوئی ہمارے آفس میں۔۔ مجھ ناچیز کو اپنی ملاقات کا " "شرف کیسے بخش دیا جناب۔

مزاق اڑاتا انداز تھا۔ رحمان جتوئی خاموشی سے اسے دیکھتے گئے پر بولے کچھ نہیں۔

خیر ٹھنڈا لینگے یا گرم۔۔ آں ویسے میرے خیال سے جتنے گرم مزاج آپ ہیں آپکو ٹھنڈا لینا چاہیے "
۔۔"

بولتے ہوئے اسنے انٹرکام اٹھایا اور دو لیمن جوس کا آرڈر دیا۔

میں یہاں لیمن جوس لینے نہیں آیا رومان شاہ۔۔ "

"میں یہاں بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں اور میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں اسکا تمہیں پتا ہے۔

نہیں جتوئی صاحب میں کوئی نجومی تھوڑی ہوں۔۔۔ جب تک آپ اپنے آنے کی وجہ بتائینگے نہیں پتا "
"کیسے چلے گا۔

وہی ازلی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجی تھی۔۔ یہ مسکراہٹ طنزیہ تھی۔

"میں چاہتا ہوں تم اس کیس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔ مطلب یہ کیس ہار جاؤ "

دوٹوک انداز میں وہ بناڈرے بولے۔

اس میں میرا کیا فائدہ جتوئی صاحب ریپو تو میری خراب ہو گی۔۔ اب آپ کو کلیئر کرنے کے لیے "
" میں اپنی پوزیشن تو خراب نہیں کر سکتا نہ

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کندھے اچکا کر بولتے اسنے جوس کی طرف اشارہ کیا جو ابھی ملازم رکھ کر گیا تھا۔

"فائدہ تمہارا ابھی ہو گا تم جانتے ہو۔۔ منہ مانگی قیمت ملے گی تمہیں پھر چاہے جتنی بھی ہو۔۔ "

" مجھے قیمت نہیں پرسینٹ چاہیے "

سیریس انداز میں بولتے اسنے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"پرسینٹ؟ "

انہوں نے الجھ کر دیکھا۔

جتوئی لیدر انڈسٹری کے پروفت میں سے بیس فیصد ہر مہینے مجھے چاہیے اور جب !جی پرسینٹ۔۔ "
تک انڈسٹری چلتی رہے گی یہ ڈیل بھی چلتی رہے گی

رحمان جتوئی صرف دیکھتا رہ گیا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ رومان شاہ یہ ڈیمانڈ رکھے گا۔

"اگر آپ راضی ہیں تو ٹھیک ورنہ میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ "

کرسی پر جھولتے وہ رحمان جتوئی کو دیکھنے لگا۔

ٹھیک ہے۔۔ منظور ہے مجھے۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن اگر آخری وقت میں غداری کی تو موت بھی آسان نہیں دونگا رومان شاہ

" کہتے ہیں جب مطلب اپنا ہو تو آنکھیں سیدھی رکھ کر بات کرتے ہیں۔ "

جتا کر بولتے اسنے واپس جوس کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ۔ "

جوس کے لیے شکریہ بولتا وہ آفس سے نکل گیا۔

رومان شاہ کے ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ آئی۔

****

آج جمعہ تھا۔۔اور بلو اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھا سوٹ نکال کر اسے کڑک استری کر کے تیار ہو رہا تھا۔

ہانی اسے بے زارگی سے دیکھ رہا تھا اور اسد بھی وہیں بیٹھا ہانی کو دیکھ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا اسکی وجہ سے آج دو دن ہو گئے تھے اور رحمہ نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔

بلو کے تیار ہونے کے بعد وہ بلو کے ہونے والے سسرال گئے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہاں صرف محلے کے دو تین بزرگ افراد موجود تھے اور دو تین کم عمر لڑکیاں شاید نور کی دوستیں تھیں وہ۔

نور دلہن بنی کمرے میں بیٹھی تھی اور باہر بلو اپنے لڈیاں ڈالتے دل کو سنبھال رہا تھا۔

نکاح کی رسم کے بعد کچھ دیر وہ بزرگ بیٹھے اور پھر اپنے گھر چلے گئے۔۔ہانی اور اسد وہی بیٹھے خاموشی سے سب یہاں وہاں تک رہے تھے۔

جب نور کی دوستیں اسے باہر لائیں اور چارپائی پر بٹھایا۔

نظریں جھکائی نور کو دیکھ کر اسد بلو اور ہانی تینوں کے منہ کھل گئے۔

ہانی اور اسد حیرت سے ایک دوسرے دیکھنے لگے جب کہ بلو کو لگا کسی نے گہری کھائی میں اسے ڈھکیل دیا اسکی زندگی اور اسکے ارمانوں پر گڑھوں پانی گرادیا۔

سامنے دلہن بنی لڑکی کوئی اور نہیں۔وہی بازار کی موٹی لڑکی تھی جس سے بلو کی درگت بنی تھی۔۔وہ لڑکی بھی بلو کو دیکھ حیران تھی۔

اپنے تڑپتے دل کو سنبھالتے بلو وہاں سے اٹھا اور باہر چلے گیا.

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد اور ہانی نے وہاں سب کو حیران پریشان دیکھا پھر نور کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ بھی باہر چلے گئے۔

پیچھے سب نور کو دیکھنے لگے اور نور بے نیازی سے اٹھتی واپس کمرے میں چلی گئی۔۔

جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

****

"ہاہاہاواہ بلو واقعی بہت حسین تھیں بھابی جییییی "

یہ دل جلانے والی آواز ہانی کی تھی۔

"ویسے اس کا مطلب اس دن بھی نور صحیح کہہ رہی تھی بازار میں بلو اسے تاڑ تا اسکا پیچھا کر رہا تھا۔ "

اب کہ اسد بولا

جب سے گھر آکر بلو کا رونا سنا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ وہ صرف بلو کی اپنی بنائی گئی حسن کی تصویر تھی جسے بلو نے تصور کیا تھا جب سے ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور بلو اسکا تو رو رو کر برا حال تھا۔۔

اب ساری زندگی وہ اس اچھا دھاری ہتھنی کے ساتھ کیسے گزاریگا۔

****

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اس نے کہا اور آپ نے یقین کر لیا۔؟ اگر اسنے ہمیں ڈبل کراس کر دیا پھر کیا کرینگے۔؟ "

کل پیشی تھی اور رجب جتوئی کی جان پر بنی تھی۔

میں تمہاری طرح نہیں ہوں ورنہ ایسا ہی کرتا۔۔میں سب کی کمزوری ہاتھ میں رکھتا ہوں اور رومان "

"شاہ کی کمزوری بھی اب میرے ہاتھ میں ہے۔

فاتحانہ مسکراتے انہوں نے صوفے پر دونوں ہاتھ پھیلائے۔

" کیسی کمزوری؟ رومان شاہ کی تو کوئی کمزوری ہی نہیں ہے "

" نہیں تھی پر اب ہے۔ "

"کون؟ کیا کمزوری ہے؟ "

رجب کو خوشی ہوئی تھی یعنی اب بچنے کے چانسز بڑھ گئے تھے۔

رحمہ محمود۔۔کسی ڈی ایس پی محمود کی بیٹی ہے۔ "

آج کل اسکے آس پاس نظر آرہا ہے۔ بھیس بدل کر رہ رہا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کچھ دنوں پہلے انٹرنیٹ پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں ایک موٹی عورت ایک آدمی کو مار رہی تھی۔اس وڈیو میں رومان شاہ تھا۔

پتا کروانے پر معلوم ہوا چور بن کر ثبوت اکھٹے کر رہا تھا۔

"وہ تھا اس کا لندن ٹرپ

کہتے ساتھ اسنے قہقہ لگایا جیسے رومان شاہ کا مزاق اڑایا ہو۔

بات سمجھتے رجب جتوئی بھی ہنسا۔

* * * * * * * * * * * * *

یو آنر میں اپنے گواہ اقبال خان کو بلانا چاہونگا جو واقعہ واردات پر وہیں تھا۔

اجازت ملنے پر اقبال کو بلایا گیا۔

ہاں تو اقبال خان تم اپنا تعارف کرواؤ اور بتاؤ کے اس وقت تم وہاں کیا کر رہے تھے اور تم نے وہاں کیا دیکھا؟"

سوال پوچھتے رومان شاہ کے مقابل کھڑا وکیل پہلے ہی جیتنے کی خوشی سے سرشار تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسکی نظر میں یہ صرف ایک ڈرامہ شو تھا جو اسے اچھے سے سرانجام دینا تھا۔

رحمان جتوئی اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ رومان شاہ کیس ہارے گا۔

ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے اپنے ہونٹوں پر رکھے وہ نارملی بیٹھا کسی ریئلیٹی شو کی طرح یہ دیکھ رہا تھا۔

اندر آنے سے پہلے ہی اسے رحمہ کی گمشودگی کا علم ہو چکا تھا اور اسے یہ بھی پتا تھا یہ کس کا کام ہے۔

رحمان جتوئی نے اندر جانے سے پہلے اسے کھلی دھمکی دی تھی کہ اگر اسنے زرا سی بھی ہوشیاری کی تو اسکے واپس باہر نکلنے سے پہلے رحمہ کے مرنے کی خبر ملے گی۔

وہ آرام سے بیٹھا سب دیکھ رہا تھا۔ تین گواہان سے سوال جواب ہو چکے تھے پر رومان شاہ نے کوئی بھی سوال کرنے سسے منع کر دیا تھا۔

وہ یہی کرتا تھا۔ وہ کسی کے ثبوتون کو جھوٹا ثابت کرنے میں وقت زائع نہیں کرتا تھا بلکہ اپنے ثبوت اتنے مضبوط رکھتا تھا کے سامنے والے کہ ثبوت خود کی جھوٹے ثابت ہو جاتے تھے۔

میرا نام اقبال خان ہے۔ ہم سموسے اور پکوڑوں کا ٹھیلا لگاتا ہے۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس دن بھی ہم کام پر تھا جب گاڑی میں سے کچھ لوگ اترے ایک دو لوگون سے موبائل اور پیسے چھینے۔ دوپہر کا وقت تھا ایک دو لوگ تھے اسلیے ہنگامہ نہیں بنا۔ ان لوگوں نے اپنے موبائل پیسے سب دے دے پر جب اس سے چھیننے لگے تو اسنے منع کر دیا اور دھکہ دیا تو وہ لوگ مار کے نکل گئے "

اقبال خان نے بہت اچھے سے کور کیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ اچھی تیاری سے آیا ہے۔

اس کے بعد دو گواہ اور آئے جس میں سے ایک ایس پی ہی تھا۔ اور دوسرا کوئی اور۔

" یو آنر میری ایک گزارش ہے جب تک میں بات مکمل نہ کروں کوئی بیچ میں نہ بولے "

مقابل کھڑا وکیل پہلو بدل کر رہ گیا۔

جج کی اجازت کے بع اسنے بطور ثبوت کچھ کاغذات جج کے سامنے کیے جو اسنے رحمان جتوئی کے ساتھ شامل لوگوں کے گھر سے چرائے تھے۔

وہاں موجود سب لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

کاغذات دیکھنے کے بات جج نے ایک نظر دوسرے وکیل پر ڈالی اور پھر رومان شاہ کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب میں بلانا چاہونگا اپنی گواہ عزا جتوئی کو۔ "

رومان شاہ کے ادا کیے الفاظ رحمان اور رجب جتوئی پر بم کی طرح گرے۔

" سوری عزا ایان کو "

اسنے اپنی غلطی درست کی اب کے رحمان جتوئی کو ایک اور جھٹکا لگا جب کے یہ بات رجب جتوئی کو معلوم تھی۔

"ہاں تو عزا ایان آپ بتائیں سچ کیا ہے۔؟ "

میں عزا ایان ہوں۔ رحمان جتوئی کی بیٹی۔ اور رجب جتوئی میرا بھائی ہے۔ "

ایان ساجد میرا یونی فیلو تھا۔

ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اسلیے چھپ کر شادی کرلی تھی۔ کیونکہ مجھے۔۔ مجھے ڈر تھا کہ میرے پاپا نہیں مانینگے اسٹیٹس کیوجہ سے اور یہ میری سب۔۔ سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی

۔

بولتے ہوئے وہ رودی ایک ایک کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور پھر جب یہ بات میرے بھائی کو معلوم ہوئی تو یہ جانتے بوجھتے کہ وہ میرا شوہر ہے بہت بے رحمی "
" سے رجب جتوئی نے اسے مار دیا۔

وہ نفرت سے بلند آواز میں بولی۔

رجب جتوئی نے شدت سے خواہش کی کے کاش اسکے شوہر کے ساتھ وہ اسے بھی مار دیتا۔

"آپ کچھ پوچھنا چاہینگے ؟ "

رومان شاہ نے پیچھے مڑ کر مقابل وکیل کو دیکھا۔ اسکے نفی میں سر ہلانے پر اسنے عزا کو واپس بھیج دیا

اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو میں ایک ثبوت دکھانا چاہونگا جس کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں "
"ہو گی۔

کہتے ساتھ اسنے اپنی فائل میں سے ایک یو ایس بی نکالی اور پھر پانچ منٹ بعد سب کے سامنے ایک ویڈیو چلائی گئی۔

"تو بھی کیا چوری کے کیس میں لایا گیا ہے ؟ "

اسد نے جینز سے چھالیہ نکال کر منہ میں ڈالی۔ اور رجب جتوئی کو دیکھتے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ وہی دن تھا جب اسنے ڈی ایس پی محمود کے گھر چوری کی تھی اور بلو کی وجہ سے پکڑے گئے تھے۔

یہ سب پلان کے تحت ہوا تھا۔

ہر کیس میں رجب جتوئی کے خلاف ثبوت مٹانے والا ایس پی آفریدی تھا۔

اور انکا یہی پلان تھا کہ وہ ان کے گھر چوری پر پکڑا جائے گا اور پھر ڈی ایس پی اسے وہ جیل میں ڈالے گا

جہاں رجب جتوئی کو رکھا گیا تھا۔

لیکن اس پلان میں بلو نے کام بگاڑا تھا۔

اسلیے اسنے بلو کو سزا بھی دی تھی۔

" میں رجب جتوئی ہوں۔ رحمان جتوئی کو بیٹا۔ "

اکڑ سے کہتے اسنے نظریں پھیریں۔

وڈیو میں اسکی شکل واضح تھی۔

"اچھا پھر چوری کیوں کی؟ "

معصوم بنتے سوال کیا جو وہ بلکل نہیں تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" چوری نہیں مرڈر کیا ہے۔۔ "

ابھی بھی اکڑ کر کہا جیسے مرڈر نہیں جہاد پر فتح ہو کر آیا ہو۔

"کلک۔۔کک۔۔کیا۔۔۔ ممم۔ مرڈر "

ڈر کے کہتے وہ بھرپور ڈرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"ہاں مرڈر اور ایک نہیں چار چار کر چکا ہوں۔ "

اپنے آپکو چوڑا ثابت کرتے وہ اسد کی شرٹ پر بٹن نما کیمرہ دیکھ ہی نہ سکا۔

" پکڑے نہیں گئے۔؟ "

ایک اور سوال۔

یہ جو ایس پی اندر بیٹھا ہے نہ؟ میرے باپ کے ٹکڑوں پر پلتا ہے۔ تھوڑی سی ہڈی دینے پر سب "

" ثبوت غائب

اب کے اسد چپ رہا

"مارتے ہوئے ڈر نہیں لگتا اور کسی بے قصور کو کیسے مار دیتے ہو۔۔؟ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈراب بھی چہرے پر سجا تھا۔

ہر بے قصور کو نہیں مارتا۔۔۔"

اور پھر ایان ساجد نے تو سنگین جرم کیا تھا۔میری بہن سے محبت کر کے اور شادی کر کے۔

اگر خالی محبت کرتا تو سزائے موت نہ ملتی ٹائم پاس کر کے چھوڑ دیتا۔پر محبت نبھانی تھی تو کسی اور سے نبھاتا۔۔عزا جتوئی سے محبت کرنے والے شخص کو جینے کا حق نہیں"

نفرت سے کہتے وہ ہنسا۔

وہاں بیٹھے سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور رجب جتوئی کو یقین ہو گیا اب اسکی موت پکی ہے۔

عزا روہی تھی اب تو ثبوت بھی مل گئے تھے کہ ایان اسکی وجہ سے مرا ہے اگر وہ اس سے شادی نہ کرتا تو آج زندہ ہوتا

اور پھر اور بھی کچھ چلتا رہا اس ویڈیو میں اور رجب جتوئی کو اب بھی کسی کا افسوس نہیں تھا سوائے اسکے کہ اسے ہر کسی کے سامنے اپنی اکڑ اور ڈر بڑھانے کا اتنا بھاری انجام ملا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسد پہلا نہیں تھا بہت سے لوگوں کے سامنے وہ اپنا آپ ظاہر کر دیتا تھا پر کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسکی شخصیت کسی کے سامنے ظاہر کرے سوائے رومان شاہ کے۔

وہاں کھڑے ایس پی آفریدی کے بھی پسینے چھوٹے تھے

****

رجب جتوئی کو تین دن بعد سزائے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔اور رحمان جتوئی کو بیٹے کے جرم چھپانے کے بدلے 7 سال کی سزا سنائی گئی تھی۔

ایس پی آفریدی کو وردی کا غلط استعمال کرنے کے جرم میں

پولیس کی نوکری سے برخاست کر دیا اور دو سال کی جیل اور پچاس لاکھ جرمانا لگا۔

اور باقی وہ گواہان جنہوں نے پیسوں کے لیے یا ڈر کر غلط گواہی دے کر گمراہ کیا تھا انکوں ایک ایک لاکھ جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔

تم نے غلط کیا عزا ایان تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پھانسی ہو جائے گی تو تم غلط ہو۔میں جیل سے کل ہی نکل جاؤنگا لیکن اسکے بعد تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگا۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غصے سے پھنکارتے وہ غزا کی طرف بڑھا تھا جب پولیس والوں نے اسے پکڑ لیا۔

تمہاری رسی اب اللہ نے کھینچی ہے رجب جتوئی۔ تم چاہ کر بھی آزاد نہیں ہو سکتے۔ "

" اور آپ مجھے افسوس ہے کہ میں آپکی لاڈلی بیٹی ہوں

آخر میں رحمان جتوئی کو کہتے وہ وہاں سے روتے ہوئے چلی گئی

رحمان جتوئی کچھ نہ بول سکا۔ آج اسے اپنی زندگی بے مقصد لگی۔۔ اسے احساس ہوا اس نے اب تک کی زندگی میں کچھ نہیں پایا اور جو ملا تھا وہ بھی گیا۔ بیٹا, بیٹی, بیوی, عزت, شہرت اور دولت سب گئی۔

افسوس رحمان جتوئی تمہیں تو رحمہ کو مروانے کا بھی وقت نہیں ملا اور اگر ملتا تم تب بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

رومان شاہ نے آج تک کوئی کمزوری نہیں رکھی اور اگر اب سب سمجھتے ہیں کہ رحمہ میری کمزوری ہے تو رومان شاہ اپنی کمزوریوں کو سنبھالنا جانتا ہے۔ جس آدمی سے تم نے اسے اٹھوایا وہ میرا ہی آدمی تھا۔

"اور اس وقت وہ میرے گھر میں ہی ہے۔۔

مسکراتے ہوئے وہ رحمان جتوئی کو اسکی اوقات یاد دلا رہا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن اب رحمان جتوئی تو ویسے ہی سب کچھ ہار گیا تھا۔

رومان شاہ کے پیچھے ہونے کے بعد پولیس والے تینوں کو لے گئے۔

رومان شاہ کی نظر سامنے کھڑے وکیل پر گئی۔

جب وکیل کی نظر بھی رومان شاہ سے ملی تو وہ نظریں چرانے لگا لیکن اس سے پہلے ہی رومان شاہ اس تک پہنچ چکا تھا.

جب حق کے لیے لڑنے کھڑے ہو گے تو مدداللہ کی طرف سے آئے گی پھر رومان شاہ تو کیا کوئی بھی "وکیل ہو نہیں جیت سکے گا بس لڑائی حق اور انصاف اور محنت اور لگن کی ہونی چاہیے۔

اسکو شرمندہ کر کے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

****

مجھے یہاں سے جججج۔۔ جانے دو۔۔ میں ڈی ایس پی کی بیٹی ہوں تم۔۔ تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے "کک۔۔ کتنا برا ہو گا۔

وہ باہر جانے کی کئی بار کوشش کر چکی تھی پر ایک نوکرانی مستقل اسکی نگرانی کر رہی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" میم سر کا فون آیا ہے وہ آنے والے ہیں پھر آپ ان سے بات کر لیے گا ابھی پلیز بیٹھ جائیں "

نوکرانی بھی اب عاجز ہو چکی تھی۔ شروع میں تو رحمہ ڈری تھی لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے جب سے ضد پر اڑی تھی۔۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتی جب لونگ ایریا کا انٹرنس ڈور کھلا۔

اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔۔

رومان کے اشارے سے نوکرانی وہاں سے چلی گئی۔

" تم ؟؟ اچھا ہوا اسد تم آگئے یہ لوگ پتا نہیں کیوں مجھے کل رات سے اٹھا لائے ہیں "

اسنے جلد بازی میں اسد کے ہلیے پر تک غور نہیں کیا۔

اسد اسے ویسے ہی خاموش دیکھے گیا۔

کیا ہوا۔۔ ایک منٹ تم۔۔ تم یہاں کیسے ؟ "

کہنے کے ساتھ اسنے اسد کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"!اور تم یہ۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے۔۔

" رومان شاہ "

ایک انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے وہ صرف اتنا بولا اور رحمہ کے بچی کچی عقل بھی گم ہوگئی۔۔

"مطلب ؟ "

اسنے الجھ کر پوچھا۔

"اسد رومان شاہ۔ وکیل اینڈ آنر آف رویل شاہ انڈسٹریز۔۔ "

اب کے رحمہ کا منہ بند ہوا۔

اسد اب بھی سنجیدگی سے کھڑا تھا۔

" مم۔ مجھے۔ مجھے گھر جانا ہے۔ میرے گھر والے پریشان ہونگے۔ "

بول کے وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کیونکہ وہ جتنی بے عزتی اسد کی کر چکی تھی اب سامنے کھڑا ہونا محال تھا۔

اس سے پہلے وہ دروازے سے نکلتی وہ اسکو بازو سے پکڑ چکا تھا۔

اسد نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انکو پتا ہے تم میرے پاس ہو۔ "

"کمرے میں جاؤ فریش ہو کر چھوڑ آؤ نگا۔

سنجیدگی سے کہتے اسنے رحمہ کا ہاتھ چھوڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نام اور پہچان کے ساتھ اسکا انداز اور رویہ بھی بدلا بدلا تھا۔

وہ بہت سنجیدہ اور کم گو لگا رحمہ کو۔

پر پھر اسے یاد آیا جتنی بے عزتی وہ انجانے میں اسکی کر چکی تھی اسکے لحاظ سے تو ابھی کچھ ہوا ہی نہیں۔

اور بنا کسی بحث کے واپس اپنے کمرے میں چلی گئ۔

****

پولیس کی وین میں بلو اور ہانی پریشانی سے بیٹھے تھے آج تو موقع واردات کے بغیر گھر سے ہی اٹھوالیا "

تھا۔

دو تین بار سامنے بیٹھے پولیس والے سے پوچھا کے کہاں لے کر جا رہے ہیں لیکن پھر انکی گھوری ملنے پر

خاموش ہونا پڑا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

" ہانی مجھے تو ایسا لگ رہا ہے یار کہ کہیں یہ لوگ ہمارا انکاؤنٹر نہ کر دیں "

بلو نے اپنا ڈر ہانی سے شیئر کیا جس پر ہانی نے غصے سے اسے گھورا۔ مانا چوری جرم تھی پر اتنا بڑا جرم بھی نہیں تھا کہ انکاؤنٹر کر دیا جائے پر اب پریشانی اسے بھی ہو رہی تھی کہ آخر اسے لے کر کہاں جا رہے ہیں۔

اور پھر یہ پریشانی کا سفر تمام ہوا جب گاڑی ایک حسین محل نما گھر کے آگے رکی۔ اندر لان پر نظر پڑی تو اسد ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ انجانے طور پر بلو اور ہانی کے دل میں سکون اترا تھا۔

پولیس والے نے ان دونوں کو گاڑی سے اتارا اور اسد کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔

وہ لوگ خاموشی سے اسد کے پاس جلدی جلدی گئے۔

بھیا جی یہ لوگ آپ کو بھی یہاں لے آئے۔ ہمیں بھی گھر سے اٹھا لائے ہیں بلو نان اسٹاپ بولتا کرسی " پر بیٹھ گیا جب کہ ہانی وہیں کھڑا اسد کا حلیہ ملاحظہ کر رہا تھا۔

"یہ گھر کس کا ہے کچھ پتا چلا؟؟؟ مجھے کسی سیاستدان کا لگ رہا ہے۔"

بلو پر سوچ نظروں سے گھر کو دیکھنے لگا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی نے اسد کو غور سے دیکھتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پولیس والے جا چکے تھے۔

"تم کون ہو؟ "

ہانی جو کب سے خاموش کھڑا تھا پر سوچ نظروں سے اسد کو دیکھتے پوچھا بلو نے چونک کر اسے دیکھا جیسے اسکی عقل پر شبہ ہو۔

" رومان شاہ۔۔۔اسد رومان شاہ "

اب کے بلو نے نظریں پھیرتے حیرت سے اسد کو دیکھا وہ جاہل ضرور تھا پر اس نام سے واقف تھا۔۔

نام سنتے تو ہانی کو بھی ٹھنڈے پسینے آئے وہ تو چوریاں کرتے آئے تھے اسکے سامنے۔

" کیا ہوا؟ "

بلو کو فوراً کرسی سے کھڑے ہوتے دیکھ اسنے پوچھا وہ چونکا نہیں اسے علم تھا کہ انکا یہی ری ایکشن ہو گا۔

" بیٹھو"

ہانی اور بلو دونوں کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"!سر دیکھیں وہ۔۔۔ "

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی نے بولنا چاہا جب اسد نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ دی

تم دونوں کیا تھے اور کیا کرتے میں یہ کسی کو نہیں بتاونگا۔ "

" لیکن اسکے لیے میری کچھ شرائط ہیں اگر مان لو تو

پروفیشنل انداز میں بولتے وہ کرسی سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔

"جی سر۔۔کیسی شرائط "

ہانی نے بہت مہذب انداز میں پوچھا۔

" پہلی شرط یہ سر نہیں بولو۔ جیسے پہلے بلاتے تھے ویسے ہی اسد بولو اور بلو تم بھیا جی ہی بولو "

وہ اب بھی پر سکون سا بیٹھا ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا۔

جب کے ہانی اور بلو کے تاثرات بدلے تھے۔

دوسری شرط کے تم دونوں کو میرے پاس نوکری کرنی ہو گی۔ "

اور تیسری اور آخری شرط کے تم دونوں کو یہیں رہنا ہو گا۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بلو اور ہانی دونوں کے تاثرات خوشی میں بدلے تھے اتنا خوبصورت محل نما گھر دیکھ کر فورن اس میں رہنے کی خواہش ہوئی تھی پر اسد کی اگلی بات سنتے بلو کی ساری خوشی مٹی میں ملی تھی

اور بلو تم کل ہی اپنی بیوی کو لے آنا این ایکس سی خالی کروادی ہے تمہارے لیے۔۔ "

بس یہ بیوی لفظ نا ہوتا ساتھ تو زندگی حسین ہو جاتی۔

"اور ہانی تمہارا روم میں نے گھر کے اندر سیٹ کروادیا ہے۔ "

"لیکن ہم کام کیا کرینگے ہمیں کچھ نہیں آتا۔"

بلو نے منہ بنا کے بولا۔۔

پہلے بیوی کا غم کم تھا اور اب کام بھی۔

یہ لان دیکھ رہے ہو تمہارا بس اتنا کام ہے کہ جیسے یہ ابھی ہرا بھرا دکھ رہا ہے یہ ویسا ہی رہنا چاہیے۔ "

"میرا مالی اب بوڑھا ہو گیا ہے لیکن وہ تمہیں کام سکھا دے گا۔

ہانی نے اسد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ اسکے لیے کیا کام ہے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہانی تمہارے لیے میرے پی اے کی جاب ہے اور کل سے تمہاری ٹریننگ اسٹارٹ ہے۔۔اور تمہاری "
"پے اتنی ہو گی کے تم ایک سال میں یتیم خانہ کھول لو گے۔

اسد کے مسکرا کے کہنے پر ہانی مسکرا دیا۔زندگی یوں بھی موقع دیتی ہے؟اچانک سے ہی پلٹ جائے۔

****

شام کا وقت تھا موسم بھی خراب تھا۔

آسمان سیاہ بادلوں سے بھرا برسنے کا اشارہ دے رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑا آسمان کو دیکھ رہا تھا۔

وقت کے ساتھ سب کچھ کتنا بدل جاتا ہے۔

اسکا ہاتھ اپنے سر پر بندھی پٹی پر گیا۔ہانی بے ساختہ مسکرایا پہلا تجربہ تھا اسکا لڑکی چھیڑنے کا اور وہ اس تجربے میں بہت بری طرح ناکام ہوا تھا۔

اس معصوم سی ڈرپوک لڑکی نے اسکا سر پھاڑ دیا تھا تو اگر نور جیسی کوئی ہوتی تو بلال سے بھی برا حال کرتی

--

خود ہی مسکراتے وہ واپس پلٹنے لگا جب نظر لان میں ٹہلتی اس لڑکی پر پڑی۔

براؤن گھنگریالے بال کمر پر بکھرے تھے۔

وہ ہلکے گلابی رنگ کے ٹخنوں سے تھوڑا اوپر آتے فراک میں اپنے وجود پر فراک کے ہمرنگ ہی ڈپٹہ لپیٹے آہستہ آہستہ ننگے پاؤں گھاس پر چل رہی تھی۔

اسکا چہرا صاف شفاف تھا وہ دور سے چمکتی معلوم ہو رہی تھی جیسے چاند ہوتا ہے۔۔یا پھر صرف یہ ہانی کو لگا۔

, اتنی دور سے وہ اسکے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا پر پھر بھی اس پر چھائی اداسی,مایوسی تکلیف دکھ رہی تھی۔

وہ اسے پہچان گیا تھا۔وہ کوئی اور نہیں وہ عزہ ایان ہی تھی۔

رحمان جتوئی کی بیٹی۔۔

اور یہ جاننے کے بعد وہ اسکی تکلیف کی وجہ بھی جان چکا تھا۔

نجانے کیوں اسکا عزہ سے کوئی رشتہ نہیں تھا پر پھر بھی اسکے چہرے پر یہ تکلیف اسے چبھی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دل کیا تھا اسکے چہرے سے اداسی چھین کر اس پر مسکراہٹ بکھیر دے۔

اور اسی دوران وہ ایک فیصلہ بھی کر چکا تھا۔

بس اب اس پر عمل کیسے کرنا ہے یہ سوچنا تھا۔

رجب جتوئی کو پھانسی ہو چکی تھی اور رحمان جتوئی جیل میں تھا پراپرٹی گورنمینٹ ضبط کر چکی تھی عزا اور اسکی ماں کو رومان اپنے گھر لے آیا تھا اور اب وہ اسی کے گھر میں رہ رہی تھیں۔

رومان شاہ کی ساری رشتوں کی محرومیاں جیسے اس کیس سے ختم ہو چکی تھی۔باپ کی صورت میں ساجد ماں کی صورت میں عزا کی ماں,بہن کی صورت میں عزا,اور دو مخلص دوست بلو اور ہانی بس ایک رشتہ باقی تھا اسکی نظر میں اور وہ بیوی کا تھا جسکی جگہ وہ بہت جلد پوری کرنے والا تھا۔

****

شادی کا فنکشن گھر میں ہی رکھا گیا تھا اور صرف ضروری لوگوں کو بلایا گیا تھا۔

لان میں اسٹیج پر دو صوفے لگے تھے ایک صوفے پر دلہن بنی رحمہ اور اسکے برابر اسد رومان شاہ بیٹھا تھا اور دوسرے صوفے پر ریحان اور اسکے پہلو میں دلہن بنی عزا بیٹھی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رومان نے جتنے مان سے عزا کے سامنے ریحان کا رشتہ رکھا تھا وہ انکار نہیں کر سکی۔

اسنے خالی بہن بولا نہیں تھا بلکہ ایک اچھا بھائی بن کے دکھایا تھا۔ اور اب وہ اسکا مان نہیں توڑ سکتی تھی بے شک وہ اب بھی ایان سے محبت کرتی تھی پر یہ بھی حقیقت تھی وہ اب کبھی واپس نہیں آ سکتا تھا۔

دونوں دلہے بار بار اپنی دلہن کو دیکھ رہے تھے۔ عزا تو کنفیوز ہوتے نظر ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی جبکہ رحمہ شرمندگی سے۔ وہ اب بھی اپنے رویے پر شرمندہ تھی جو رومان کو کافی محضوظ کر رہا تھا۔۔۔

بلو ہاتھ میں کباب کی پلیٹ پکڑے ٹیبل پر بیٹھا تھا اور اسکے ساتھ ہی نور بھی۔

آج وہ بلیک کلر کے پلین فراک میں تھی جس میں اسکی گوری رنگت کھل رہی تھی۔

بلو اسے غور سے دیکھنے لگا۔

وہ بہت موٹی تھی پر شکل صورت میں بری نہیں۔ اگر دبلی ہو جائے تو اچھی لگے گی۔

بلو اسکے بارے میں اچھا سوچ ہی رہا تھا جب بازار والی پٹائی یاد آئی اور فورا اسے نظریں پھیر گیا۔ اب اگر یہاں دھلائی شروع ہو جاتی تو۔ نہیں نہیں ایسی عورتوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔۔

_______ختم شد_____

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM